سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2012

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2012

(جمعرات19، جمعتہ المبارک20، سوموار23، منگل24، بدھ25۔جنوری 2012)

(یوم الخمیس24، یوم الجمع25، یوم الاثنین28، یوم الثلاثہ،29۔صفر المظفر، یوم الاربعاء، یکم ربیع الاوّل 1433ھ)

پندرھویں اسمبلی :تینتیسواں اجلاس

جلد33(حصہ اول):شمارہ جات : 1تا5

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

تینتیسواں اجلاس

جمعرات،19۔جنوری2012

جلد 33:شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	------------	1
2۔	ایجنڈا	------------	3

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
3۔	ایوان کے عہدے دار -----------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	9
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	10
6۔	چیئرمینوں کا پینل -----------	11
	تعزیت	
7۔	سابق ایم این اے، محمد عظیم دولتانہ، سید علی مردان شاہ المعروف پیر پگاڑا سانحہ خان پور کے مرحومین، آئی ٹی ایکسپرٹ ارفع کریم رندھاوا اور صحافی مکرم خان کی وفات پر دعائے مغفرت -----------	11
	سوالات (محکمہ سکولز ایجوکیشن)	
8۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	12
9۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	45
	پوائنٹ آف آرڈر	
10۔	صوبہ میں درسی کتب کے حوالے سے پبلشرز کے معاملات کو کمیٹی کے سپرد کرنے کا مطالبہ -----------	54
11۔	ملازمین میں بگ سٹی الاؤنس دینے کے حوالے سے پائی جانے والی عدم مساوات و تفریق کو دور کرنے کا مطالبہ -----------	55
12۔	پنجاب میں یونین کونسل کی سطح پر ہونے والے سپورٹس مقابلوں میں ایم پی ایز کو شامل کرنے کا مطالبہ -----------	56
	توجہ دلاؤ نوٹس	
13۔	حافظ آباد، جیولرز کی دکان سے 10کروڑ روپے کے سونا کی ڈکیتی کی تفصیلات -----------	59
	تحاریک استحقاق	

14۔ ای ڈی او (ہیلتھ) جہلم کا معزز ممبر کے ساتھ نامناسب روّیہ (۔۔۔جاری) ------------ 68
15۔ کورم کی نشاندہی ------------ 68

جمعتہ المبارک، 20۔جنوری 2012

جلد 33: شمارہ 2

16۔ ایجنڈا ------------ 70
17۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------ 72

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
18۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	73
	سوالات (محکمہ جات اطلاعات و ثقافت)	
19۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	74
20۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	107
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
21۔	مسودہ قانون (ترمیم) دی بنک آف پنجاب مصدرہ 2011 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے فنانس کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	120
22۔	کورم کی نشاندہی ------------	122

سوموار، 23۔جنوری 2012

جلد 33: شمارہ 3

23۔ ایجنڈا ------------ 125
24۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------ 127
25۔ نعت رسول مقبول ﷺ ------------ 128

سوالات (محکمہ محنت و انسانی وسائل)

26۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------ 129

	تعزیت	
27۔	صوبہ میں جعلی ادویات کی وجہ سے جاں بحق ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت -----------	134
28۔	تمام نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	136
29۔	کورم کی نشاندہی -----------	165

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	منگل 24۔جنوری 2012	
	جلد 33: شمارہ 4	
30۔	ایجنڈا -----------	167
31۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	169
32۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	170
	تعزیت	
33۔	پنجاب میں جعلی ادویات کی وجہ سے جاں بحق ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت -----------	171
	سوالات (محکمہ صحت)	
34۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	176
35۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	210
	پوائنٹ آف آرڈر	
36۔	ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال سرگودھا کے ایمرجنسی سنٹر میں ادویات کی کمی کی وجہ سے نوجوان طالبعلم کی ہلاکت -----------	233

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک استحقاق	
37۔	ایس ایچ او تھانہ صدر (گوجرہ) کا معزز ممبر کے ساتھ نامناسب روّیہ ----------	237
	تحاریک التوائے کار	
38۔	لاہور کے گنجان آباد علاقوں میں ریلوے حکام کی ملی بھگت سے ریلوے کی زمینوں پر تجاوزات اور مارکیٹیں تعمیر ہونے سے ٹریفک میں رکاوٹ (۔۔۔جاری) ----------	238
39۔	وہاڑی ملتان روڈ ٹبہ سلطان پور کے قریب ویگن اور ٹرک کے تصادم سے سولہ افراد ہلاک ذمہ داران کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا مطالبہ (۔۔۔جاری) ----------	241
40۔	پنجاب میڈیکل فیکلٹی کے تحت منعقدہ امتحانات میں پاس ہونے والے ہزاروں امیدواروں کو سرٹیفکیٹس اور ڈپلومہ جاری نہ ہونے کی وجہ سے ہسپتالوں کو عملہ کی کمی کا سامنا (۔۔۔جاری) ----------	243
41۔	دینی مدارس میں Islamic Ethics کے فروغ کے لئے نصاب پر نظر ثانی کا مطالبہ (۔۔۔جاری) ----------	244
	پوائنٹ آف آرڈر	
42۔	گجرات کے تھانہ گھلیانہ کے قصبہ گھلیانہ میں سات افراد کے قتل کے ملزمان کی گرفتاری کا مطالبہ ----------	246
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قرارداد یں (مفاد عامہ سے متعلق)	
43۔	پنجاب کی لاکھوں ایکڑ اراضی کو سیم و تھور سے بچانے کے لئے بین الاقوامی اداروں سے قرض لئے گئے اربوں ڈالرز کے زیاں کو روکنے کا مطالبہ ----------	247
44۔	ایم این ایز اور سینیٹرز کی طرح ایم پی ایز کو بھی بلیو پاسپورٹ جاری کرنے کا مطالبہ ----------	250

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
45۔	حکومت پاکستان کی جانب سے بھارتی فلموں پر عائد پابندی کے نوٹیفکیشن کی خلاف ورزی پر ٹھوس اقدامات کئے جانے کا مطالبہ -----------	251
46۔	صوبہ میں قبرستانوں کی چاردیواری تعمیر کرنے، ان میں جادو ٹونے اور کفن چوری کے واقعات کے تدارک کے لئے فوری اقدامات کرنے کا مطالبہ -----------	252
47۔	صوبہ کے تمام سرکاری وغیر سرکاری سکولوں میں میوزیکل کنسرٹس پر فوری پابندی عائد کرنے کا مطالبہ -----------	256
48۔	صوبہ کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں مریضوں کے لواحقین کے لئے انتظار گاہیں تعمیر کرنے کا مطالبہ -----------	259
49۔	آبادی میں اضافہ کو کنٹرول کرنے کے لئے مربوط پالیسی اور بجٹ مختص کرنے کا مطالبہ -----------	260

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	بدھ 25۔جنوری 2012	
	جلد 33: شمارہ 5	
50۔	ایجنڈا -----------	270
51۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	276
52۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	277
	سوالات (محکمہ جات یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت)	
53۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	278
54۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	325
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
55۔	مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ ماحولیات مصدرہ 2011 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحولیات کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	348
56۔	مسودہ قانون (تنسیخ) سیٹلمنٹ کمشنرز (احکامات کی توثیق) مصدرہ 2011	

	اور مسودہ قانون (تنسیخ) (ترمیم) متروکہ وقف املاک اور بے دخل اشخاص مصدرہ 2011 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف واشتمال کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	348
	پوائنٹ آف آرڈر	
57۔	سکولوں میں میوزیکل کنسرٹس پر پابندی کے حوالے سے پاس کی گئی قرارداد سے معزز ممبران کے بارے میں میڈیا کا غلط تاثر پیدا کرنا -----------	350
58۔	پی آئی سی میں غلط ادویات کی وجہ سے ہلاکتوں کے ذمہ داران سے جواب طلبی اور اس پر بحث کا مطالبہ -----------	355
	تحاریک استحقاق	
59۔	تھانہ اقبال ٹاؤن لاہور کے سب انسپکٹر کا معزز خاتون ممبر کو ہراساں کرنا-----------	357
60۔	کورم کی نشاندہی -----------	358

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار	
61۔	ضلع راولپنڈی کے مرد اور خواتین اساتذہ کو رخصت اتفاقیہ حاصل کرنے کے لئے ڈی سی او کے رُوبرُو پیش ہونے کے انوکھے حکم سے پریشانی کا سامنا (۔۔۔جاری) -----------	362
	پوائنٹ آف آرڈر	
62۔	پی آئی سی میں غلط ادویات کی وجہ سے ہلاکتوں کے ذمہ داران سے جواب طلبی اور اس پر بحث کا مطالبہ (۔۔۔جاری) -----------	363
	سرکاری کارروائی	
	رپورٹیں (جو پیش ہوئی)	
63۔	ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی (ٹیوٹا) کی سالانہ رپورٹ برائے سال 11-2010 کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	377
64۔	پنجاب بیت المال کونسل کی سالانہ کارکردگی رپورٹ برائے سال 2010	

	کاایوان میں پیش کیا جانا ------------	377
65۔	پنجاب پنشن فنڈ کی 30۔جون2010کو ختم ہونے والے مالی سال کی سالانہ رپورٹ کاایوان میں پیش کیا جانا ------------	378
66۔	پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی (پی ایچ اے) کی سالانہ کارکردگی رپورٹ برائے سال10۔2009کاایوان میں پیش کیا جانا ------------	378
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
67۔	مسودہ قانون (ترمیم)(طبی امداد) زخمی اشخاص مصدرہ2011 ------------	381
68۔	کورم کی نشاندہی ------------	382
69۔	مسودہ قانون (ترمیم)(طبی امداد) زخمی اشخاص مصدرہ2011(۔۔۔جاری) ------------	383
70۔	کورم کی نشاندہی ------------	398
71۔	مسودہ قانون (ترمیم)(طبی امداد) زخمی اشخاص مصدرہ2011(۔۔۔جاری) ------------	399
72۔	مسودہ قانون (ترمیم) مختار نامہ مصدرہ2011 ------------	401
نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
73۔	کورم کی نشاندہی ------------	416
74۔	مسودہ قانون (ترمیم) مختار نامہ مصدرہ2011(۔۔۔جاری) ------------	416
75۔	مسودہ قانون (ترمیم) ایڈمنسٹریٹر جنرلز مصدرہ2011 ------------	426
76۔	مسودہ قانون (ترمیم) دادرسی مختص مصدرہ2011 ------------	431
77۔	مسودہ قانون (ترمیم) متولیان سرکار مصدرہ2011 ------------	438
78۔	مسودہ قانون (ترمیم) ازالہ حیثیت عرفی مصدرہ2011 ------------	442
79۔	مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی دیوالیہ مصدرہ2011 ------------	444
80۔	مسودہ قانون (ترمیم) خیراتی ومذہبی اوقاف مصدرہ2011 ------------	447

81۔ مسودہ قانون(ترمیم)(قانونی معذوریوں کا خاتمہ)ہندو ورثہ مصدرہ 2011 ----------- 452
82۔ مسودہ قانون(ترمیم)آثار قدیمہ مصدرہ2011 ----------- 456
83۔ مسودہ قانون(ترمیم)(روزگار و بحالی)معذور افراد مصدرہ2011 ----------- 459
84۔ کورم کی نشاندہی ----------- 460
85۔ مسودہ قانون(ترمیم)(روزگار و بحالی)معذور افرادمصدرہ 2011(--جاری) ----------- 460
86۔ مسودہ قانون(ترمیم)کارخانہ جات مصدرہ2011 ----------- 462
87۔ مسودہ قانون(ترمیم)کم ازکم اجرت مصدرہ2011 ----------- 465
88۔ مسودہ قانون(ترمیم)پروٹیکشن آف بریسٹ فیڈنگ اینڈ چائلڈ نیوٹریشن، پنجاب مصدرہ2011 ----------- 468
89۔ انڈکس

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(110)/2012/506.17th January, 2012. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Sardar Muhammad Latif Khan Khosa**, Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Thursday, 19th January, 2012 at 3:00 p.m. in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated Lahore, the 17th January 2012

SARDAR MUHAMMAD LATIF KHAN KHOSA GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،19۔جنوری2012

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ سکولزایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی(ٹیوٹا)کی سالانہ رپورٹ برائے سال2010-11

ایک وزیر ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی(ٹیوٹا)کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2010-11ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	رانا مشہود احمد خان
قائد ایوان	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	راجہ ریاض احمد

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔ مہر اشتیاق احمد، ایم پی اے پی
پی۔150

2۔ ڈاکٹر اسد اشرف، ایم پی اے پی
پی۔138

3۔ لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان، ایم پی اے پی پی۔2

4۔ سیدہ ماجدہ زیدی، ایم پی اے
ڈبلیو۔353

3۔ کابینہ

1۔ چودھری عبدالغفور : وزیر منصوبہ بندی و ترقیات، صنعتیں
معدنیات و کانیں*

2۔ حاجی احسان الدین قریشی : وزیر مذہبی امور و اوقاف، بیت المال
اور محنت و انسانی وسائل*

3۔ ملک ندیم کامران : وزیر زکوٰۃ و عشر، امداد باہمی اور بہبود آبادی*

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-21/2008 مورخہ 3۔مارچ 2011 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (19۔جنوری تا 6۔فروری 2012) تفویض کیا گیا۔
- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-21/2008 مورخہ 15۔مارچ 2011 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (19۔جنوری تا 6۔فروری 2012) تفویض کیا گیا۔

4۔ ملک احمد علی اولکھ : وزیر زراعت، امداد باہمی، لائیو سٹاک و ڈیری
ڈویلپمنٹ جنگلات، ماہی گیری و
جنگلی حیات، سیاحت و ترقی تفریحی
مقامات اور
آبپاشی و قوت برقی

5۔ سردار دوست محمد خان کھوسہ : وزیر تجارت و سرمایہ کاری

6۔ ملک محمد اقبال چنڑ : وزیر جیل خانہ جات

7۔ جناب کامران مائیکل : وزیر انسانی حقوق، اقلیتیں، ترقی خواتین

سماجی بہبود، خزانہ، منصوبہ بندی و
ترقیاتی*

8۔ رانا ثناء اللہ خان : وزیر قانون و پارلیمانی امور، زکوٰۃ و عشر*
ایس اینڈ جی اے ڈی،
داخلہ، پبلک پراسیکیوشن
، مواصلات و تعمیرات اور مال*

9۔ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن : وزیر آبکاری و محصولات، ہائر ایجوکیشن و
سکول ایجوکیشن، خواندگی و
غیر رسمی بنیادی تعلیم،
ٹرانسپورٹ*

7

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	چودھری عبدالرزاق ڈھلوں	:	مقامی حکومت وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
2۔	جناب کرم الٰہی بندیال	:	کوآپریٹوز
3۔	جناب عبدالحفیظ خان	:	زکوٰۃ وعشر اوربیت المال
4۔	جناب ظفر اقبال ناگرا	:	ہاؤسنگ وشہری ترقی
5۔	جناب افتخار احمد خان	:	مذہبی امور و اوقاف
6۔	سردار محمد ایوب خان گادھی	:	تحفظ ماحولیات
7۔	محترمہ نازیہ راحیل	:	خصوصی تعلیم
8۔	جناب محمد سعید مغل	:	خوراک
9۔	جناب محمد آجاسم شریف	:	آبکاری ومحصولات
10۔	جناب محمد تجمل حسین	:	صنعت
11۔	رانا مبشر اقبال	:	
12۔	جناب محمد خرم گلفام	:	ٹرانسپورٹ
13۔	جناب غلام نبی	:	
14۔	رانا محمد ارشد	:	سیاحت
15۔	جناب احسن رضا خان	:	خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم
16۔	جناب عامر سعید انصاری	:	جیل خانہ جات
17۔	سردار میر بادشاہ خان قیصرانی	:	جنگلات

18۔ سردار شیر علی خان گورچانی : کالونیز واشتمال اراضی

- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن No.Legis:4-42/2009 مورخہ 31۔جنوری 2009 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

8

19۔ ملک احمد کریم قسور لنگڑیال : لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ

20۔ جناب آصف منظور موہل : زراعت

21۔ جناب خلیل طاہر سندھو : انسانی حقوق و اقلیتیں

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

خواجہ حارث احمد

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : جناب مقصود احمد ملک

سپیشل سیکرٹری : ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ

9

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا تینتیسواں اجلاس

جمعرات،19۔جنوری 2012

(یوم الخمیس،24۔صفر المظفر 1433ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر 29 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِo

يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿56﴾
كُلُّ نَفْسٍ ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿57﴾ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿58﴾ الَّذِيْنَ
صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿59﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا
تَحْمِلُ رِزْقَهَا اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿60﴾

سُوْرَةُ العَنکبوت آیات 56 تا 60

اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو میری زمین فراخ ہے تو میری ہی عبادت کرو(56) ہر متنفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے۔ پھر تم ہماری ہی طرف لوٹ کر آؤ گے (57) اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اُن کو ہم بہشت کے اُونچے اُونچے محلوں میں جگہ دیں گے۔ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ (نیک) عمل کرنے والوں کا (یہ) خوب بدلہ ہے(58) جو صبر کرتے اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں(59) اور بہت سے جانور ہیں جو اپنا رزق اُٹھائے نہیں پھرتے خدا ہی ان کو رزق دیتا ہے اور تم کو بھی۔ اور وہ سننے والا (اور) جاننے والا ہے(60)

وماعلینا الالبلاغo

نعت رسول مقبولﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

نہ کہیں سے دور ہیں منزلیں نہ کوئی قریب کی بات ہے
جسے چاہیں اس کو نواز دیں یہ درحبیب کی بات ہے
جسے چاہا در پہ بلا لیا جسے چاہا اپنا بنا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے
وہ خدا نہیں بخدا نہیں وہ مگر خدا سے جدا نہیں
وہ ہیں کیا مگر وہ ہیں کیا نہیں یہ محب حبیب کی بات ہے
میں بُروں سے لاکھ بُرا سہی مگر ان سے ہے میرا واسطہ
میری لاج رکھ لے میرے خدا یہ تیرے حبیب کی بات ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، ابھی تشریف رکھیں۔ میں آپ کی بات بعد میں سنوں گا۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

(1)	مہر اشتیاق احمد، ایم پی اے	پی پی۔150
(2)	ڈاکٹر اسد اشرف، ایم پی اے	پی پی۔138
(3)	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان، ایم پی اے	پی پی۔2
(4)	سیدہ ماجدہ زیدی، ایم پی اے	ڈبلیو۔353

تعزیت

سابق ایم این اے، محمد عظیم دولتانہ، سید علی مردان شاہ المعروف پیر پگاڑا، سانحہ خان پور کے مرحومین، آئی ٹی ایکسپرٹ ارفع کریم رندھاوا اور صحافی مکرم خان کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: میاں محمد عظیم دولتانہ سابق ایم این اے، سید علی مردان شاہ پیر آف پگاڑا اور سانحہ خان پور کے مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! بچی ارفع کریم رندھاوا جو کہ I.T expert تھی کے فوت ہونے اور چارسدہ میں قتل ہونے والے صحافی بھائی مکرم خان کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، سب کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

سوالات

(محکمہ سکولزایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر:اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج محکمہ سکولز ایجوکیشن سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اوران کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین:جناب سپیکر!سوال نمبر2055،اس کا جواب پڑھاہواتصور کیاجائے۔

جناب سپیکر:جی،جواب پڑھاہواتصور کیاجاتاہے۔

لاہور۔پی پی۔144-143میں گرلزوبوائزسکولز کی تعداد ودیگر تفصیلات

*2055: محترمہ راحیلہ خادم حسین:کیاوزیرسکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔143اور144لاہور میں کتنے گرلزاور کتنے بوائزہائی سکولز ہیں نیزان کے پتاجات اور کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) مذکورہ گرلز سکولوں میں کتناسٹاف ہے،ان کے نام،عہدہااور گریڈ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) مذکورہ بوائز سکولوں میں کتناسٹاف ہے،ان کے نام،عہدہ اور گریڈ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) مذکورہ حلقہ میں کتنے سکولوں میں سائنس لیبارٹریز ہیں

وزیرسکولزایجوکیشن(میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) حلقہ پی پی۔144۔143لاہور میں10گرلزاور13بوائزہائی سکولز ہیں۔لسٹ(Annexure-A) ایوان کی میزپررکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ گرلز سکولوں میں سٹاف کے نام۔عہدہ اور گریڈوار تفصیل (Annexure-B) ایوان کی میزپررکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ بوائز سکولوں میں سٹاف کی تفصیل(Annexure-C)ایوان کی میزپررکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ حلقہ میں16 سکولوں میں سائنس لیبارٹریز ہیں۔لسٹ(Annexure-D)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! محکمہ نے جواب دیا ہے کہ حلقہ پی پی۔143,144کے اندر 10 گرلز اور13 بوائز ہائی سکولز موجود ہیں جبکہ سائنس لیبارٹریاں صرف16 سکولوں میں موجود ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا باقی سات سکولوں میں سائنس لیبارٹریوں کی ضرورت نہیں ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس وقت16 سکولوں میں Science Laboratories available ہیں جبکہ باقی سکولوں میں proper سہولت میسر نہیں ہے مگر ہم جلد از جلد ان سکولوں میں بھی سائنس لیبارٹریاں مہیا کریں گے۔ان سکولوں میں عارضی طور پر ایک کلاس روم میں سائنس لیبارٹری کا بندوبست کیا گیا ہے مگر وہاں پر proper سائنس لیبارٹریاں نہیں ہیں۔ ہمیں جیسے ہی funds کی availability ہوتی ہے تو ہم ان سکولوں میں بھی سائنس لیبارٹریاں مہیا کر دیں گے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ گزشتہ چار سالوں میں ہم نے کتنے سکولوں کے اندر سائنس لیبارٹریاں بنائی ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے اگر یہ دوبارہ سوال کر لیں تو میں اس کی تفصیل دے سکتا ہوں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: چلیں، منسٹر صاحب معلوم کر کے ہمیں بتا دیں۔ میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جن16 سکولوں کے اندر سائنس لیبارٹریاں موجود ہیں کیا ان میں لیبارٹریوں کا تمام materials اور سائنس کے اساتذہ available ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جن 16سکولوں میں سائنس لیبارٹریاں موجود ہیں وہاں پر سائنس کے اساتذہ اور سائنس لیبارٹریوں کا proper materials بھی موجود ہیں۔ میں ان کو یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ ہم پچھلے سال ایک project لے کر آئے تھے جس کے تحت ہم نے ایک ہزار سکولوں میں سائنس لیبارٹریاں بنانی تھیں لیکن سیلاب کی وجہ سے پچھلے سال ہمارا یہ project رہ گیا تھا۔ ہم آئندہ آنے والے بجٹ میں اس کو take up کر رہے ہیں۔ ہم کم از کم ایک ہزار

یا شاید اس سے بھی زیادہ ہائی سکولوں میں سائنس لیبارٹریاں بنائیں گے۔اس وقت ہمارے کل ہائی سکول 4286 ہیں ان میں سے ہم ایک ہزار سکولوں میں سائنس لیبارٹریاں مہیا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! آخری ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں، چونکہ منسٹر صاحب کا تعلق بھی شمالی لاہور سے ہے اور یہ بہتر طریقے سے سمجھتے ہیں کہ اب بھی سات سکولوں میں سائنس لیبارٹریاں موجود نہیں ہیں۔یہ بتا دیں کہ کیا ان سکولوں میں سائنس کے اساتذہ بھی موجود ہیں یا نہیں، منسٹر صاحب یہ بھی بتادیں کہ ان سات سکولوں میں سائنس لیبارٹریاں کب تک بن جائیں گی اور یہ بچے جو کہ لیبارٹریاں نہ ہونے کی وجہ سے suffer کر رہے ہیں وہ اپنے سائنس کے تجربات کے لئے کہاں جاتے ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان میں پچھلے اجلاس میں بھی بتایا تھا کہ 31 ہزار کے قریب سائنس، ریاضی اور کمپیوٹر کے اساتذہ کی recruitment ان دنوں in progress ہے جیسے ہی یہ بھرتیاں مکمل ہوں گی تو ہم ان اساتذہ کو سکولوں میں تعینات کر دیں گے۔ محترمہ نے پی پی۔143,144 کے حوالے سے پوچھا ہے کہ جن سکولوں میں سائنس لیبارٹریاں نہیں ہیں کیا ان میں سائنس کے اساتذہ موجود ہیں یا نہیں؟ میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ ان سکولوں میں سائنس کے اساتذہ موجود ہیں۔ہماری کوشش ہے کہ ان سکولوں میں ہم سائنس لیبارٹریاں بھی جلد از جلد مہیا کر دیں۔معزز ممبران اسمبلی کو سکولوں کی upgradation کے لئے funds دیئے جاتے ہیں۔پی پی۔143,144 کے مقامی ایم پی اے صاحبان بھی اپنے funds میں سے ان سکولوں کے لئے رقوم مہیا کر دیں تو پھر وہاں پر فوری طور پر لیبارٹریاں مہیا کی جا سکتی ہیں۔ہم اگلے سال کے بجٹ میں سائنس لیبارٹریوں کے حوالے سے علیحدہ سے funds رکھنا چاہتے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم یہ رکھیں گے۔اس وقت جن سکولوں میں سائنس لیبارٹریاں نہیں ہیں وہاں پر عارضی طور پر ایک کلاس روم میں لیبارٹری سے related سامان رکھ کر بچوں کو سائنس کے تجربات کے حوالے سے تعلیم دی جاتی ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔کیا یہ بات درست ہے کہ 2011-12 کے بجٹ میں 2۔ارب روپے پنجاب کے ہائی سکولوں میں سائنس لیبارٹریاں بنانے کے لئے رکھے گئے تھے اگر رکھے گئے تھے تو یہ پیسے کہاں گئے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! 11-2010 کے بجٹ میں سائنس لیبارٹریوں کے لئے 2۔ارب روپے فنڈز رکھے گئے تھے مگر ہم سیلاب کی وجہ سے اُس سال یہ فنڈز ان لیبارٹریوں پر خرچ نہیں کر سکے تھے۔ اب 13-2012 کے بجٹ میں ہماری proposal ہے کہ ہم سائنس لیبارٹریوں کے لئے دوبارہ سے پیسے رکھیں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! انہوں نے 12-2011 کے بجٹ میں سائنس لیبارٹریوں کے لئے جو پیسے رکھے گئے تھے وہ پیسے کہاں گئے کیونکہ 12-2011 میں کوئی سیلاب نہیں آیا اگر نویں اور دسویں جماعت کے بچوں کو لیبارٹریاں مہیا نہیں کی جائیں گی تو وہ بچے خاک سائنس پڑھیں گے۔ ہم اُن سے مختلف ٹیکنالوجی کی امیدیں لگا کر بیٹھے ہیں کہ یہ ڈاکٹر قدیر کے پائے کے سائنسدان بنیں گے جبکہ ہم تو ان کی basics ہی خراب کرتے جا رہے ہیں اور اُن کے پیسوں کو اُٹھا کر کہیں نہ کہیں استعمال کر لیتے ہیں۔ کیا وزیر موصوف اسی سال ہمارے بچوں کو لیبارٹریاں مہیا کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں نے پہلے بتایا ہے کہ 11-2010 کے بجٹ میں ایک ارب روپیہ رکھا گیا تھا۔ پچھلے سال 12-2011 کے بجٹ میں سائنس لیبارٹریوں کے لئے کوئی پیسا نہیں رکھا گیا تھا کیونکہ اس بجٹ میں ماڈل سکولوں کے لئے پیسے رکھے گئے تھے تو جن سکولوں کو ہم ماڈل سکول declare کریں گے وہاں پر ساری چیزیں upgrade ہوں گی جس میں سائنس لیبارٹریاں بھی آ جاتی ہیں اور اس پراجیکٹ پر اگلے چند دنوں میں کام شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب! انہوں نے جو بات کی ہے یہ تمام ممبر صاحبان کی بات ہے۔ جہاں جہاں آپ کی سائنس لیبارٹریاں نہیں ہیں وہاں پر فوری طور پر ان کا اہتمام کیا جائے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ہمارا ارادہ ہے کہ ہم اگلے سال کے بجٹ میں سائنس لیبارٹریوں کے لئے الگ سے پیسے رکھیں گے۔ معزز ممبران کو جو فنڈز ملتے ہیں اُن سے یہ اپنے حلقے کے سکولوں کو سائنس لیبارٹریوں کے لئے پیسے دے کر upgrade کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب نے پھر بات ٹال دی ہے، یہ اچھا تو نہیں ہے۔ محترمہ! اگلا سوال بھی آپ کا ہے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! سوال نمبر 2057 ہے۔ چار سال بعد بھی میرے سوال کا جواب نہیں آیا، اگر وزیر صاحب کو اس سوال کا جواب موصول ہو گیا ہے تو پڑھ کر سُنا دیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا کیونکہ کل شام کو پتا چلا تھا کہ آج محکمہ تعلیم کا وقفہ سوالات ہے تو میں آج ان سارے سوالات کو دیکھ رہا تھا تو میں نے اس پر inquiry call کی ہے کہ تین سال گزرنے کے باوجود ابھی تک ان سوالات کے جوابات اسمبلی کو کیوں نہیں موصول ہوئے۔ میں اس کے بارے میں کل detail سے ایوان کو آگاہ کر دوں گا۔

جناب محمد حفیظ اختر چودھری: جناب سپیکر! آج کے وقفہ سوالات کے تیرہ سوالات کے جوابات ابھی تک اسمبلی کو موصول نہیں ہوئے تو وزیر صاحب اپنے محکمہ کو ابھی تک relax کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ان کا محکمہ ہمارے معزز ممبران کے سوالات کے جوابات دینا پسند نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب! یہ میرے لئے بھی اور اس معزز ایوان کے لئے بھی انتہائی کوفت کی بات ہے کہ یہ سوال 2008 کا ہے لیکن محکمہ نے آج تک اس کا جواب دینا مناسب نہیں سمجھا تو مجھے بتائیں کہ آپ اس پر کیا ایکشن کریں گے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ محکمے کی کوتاہی ہے تو میں اس پر محکمے کو defend نہیں کروں گا۔ میں نے یہاں آنے سے پہلے سیکرٹری سکولز ایجوکیشن سے خود کہا ہے کہ وہ اس پر انکوائری کر کے مجھے بتائیں کیونکہ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے کہ تین سال پہلے کے سوالات کے جوابات ابھی تک اسمبلی کو موصول نہیں ہوئے۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب! یہ آپ کے پاس اس ایوان کی امانت ہے۔ آپ نے وزیر اعلیٰ صاحب کو دکھانا ہے کہ محکمہ تعلیم نے ابھی تک چار سال پرانے سوالات کے جوابات نہیں دیئے۔

جناب عبدالوحید چودھری: جناب سپیکر! آپ اس بات پر متعدد بار وارننگ دے چکے ہیں۔ آپ براہ مہربانی اس پر رولنگ دیں کہ چار سال سے اتنے سوالات کے جوابات نہیں آئے تو وزیر صاحب بتائیں کہ وہ ذمہ داران کو کیا سزا دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، میں نے وزیر صاحب سے کہہ دیا ہے اور آپ نے میری بات سُن بھی لی ہے۔ وزیر صاحب! آپ اس کی انکوائری کر کے ایوان کو بتائیں گے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! محکمہ تعلیم پنجاب کا سب سے بڑا محکمہ ہے اور ہمارے پاس سٹاف کی بھی کمی ہے۔ پچھلے اجلاس میں بھی میں نے آپ کو بتایا تھا کہ جن لوگوں نے وقت پر یا مناسب جواب نہیں دیئے ہم نے اُن کے خلاف کارروائی کی ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ مجھے وقت دیں میں اس کی مناسب انکوائری کر کے ایوان کو بتادوں گا کیونکہ ان تین سالوں کے دوران بہت سے لوگ آگے پیچھے تبدیل بھی ہوئے اور میں ابھی سیکرٹری صاحب سے یہ بات کر کے بھی آیا ہوں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! وزیر موصوف خود commit کر رہے ہیں کہ ہمارے پاس سٹاف کی کمی ہے۔ سٹاف کی کمی کا مطلب یہ ہے کہ اسامیاں خالی ہیں۔ محکمہ جیل خانہ جات کے وقفہ سوالات میں بھی یہ کہا گیا تھا کہ وہاں پر چار ہزار اسامیاں خالی ہیں۔ آج وزیر موصوف محکمہ تعلیم کے بارے میں کہہ رہے ہیں کہ سٹاف کی کمی ہے تو ان اسامیوں پر کب بھرتی کی جائے گی؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ وزیر صاحب انکوائری کر کے ایوان میں بتائیں گے۔ جی، محترمہ عظمیٰ بخاری صاحبہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں نے پچھلے اجلاس میں محکمہ تعلیم کے وقفہ سوالات کے دوران on the floor of the House تین سوالات کے غلط جوابات ثابت کئے تھے اُن کے بارے میں مجھے آج تک نہیں بتایا گیا۔ آپ نے اُن کے اوپر حکم فرمایا تھا تو اگر آپ کے حکم کو entertain نہیں کیا جائے گا تو پھر یہاں پر کیا ہونا ہے۔ وزیر موصوف کا تب بھی یہی جواب تھا کہ انکوائری کروا کر ایوان کو بتائیں گے۔ مجھے بتایا جائے کہ بغیر ڈومیسائل کے جو بندے غلط بھرتی کئے گئے اُن کا کیا ہوا؟

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ وزیر صاحب! میری بات نوٹ کر لیں۔ سوال نمبر 2057 اور آگے بھی جتنے سوالات آرہے ہیں ہم اُن پر اب وقت ضائع نہیں کریں گے لیکن ان کی مکمل طور پر انکوائری کر کے بتائیں کہ آپ نے ذمہ داران کے خلاف کیا action propose کیا ہے، نہیں تو پھر ایوان خود action کرے گا۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! رول50 کے تحت آٹھ دنوں میں سوال کا جواب دینا ضروری ہوتا ہے اور یہ بارہ سو دنوں کی violation ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہاں پر پچاس فیصد سوالات کے جوابات نہیں آئے۔ یہاں پر33 میں سے13 سوالات کے جوابات نہیں آئے۔ تیسری بات یہ ہے کہ وزیر موصوف کو اسی محکمہ کی وجہ سے پہلے بھی بارہ بارہ سوالات کے بارے میں توجہ دلائی جاچکی ہے۔ گزشتہ سال میں بھی جب سکول ایجوکیشن پر وقفہ سوالات تھا تو اُس میں بھی بارہ سوالات کے جوابات نہیں دیئے گئے تھے تو وزیر موصوف اس مرض کے habitual offender ہیں کہ انہوں نے گزشتہ سالوں میں بھی ایسا ہی کیا تھا۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی۔ آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! آپ نے انکوائری کے لئے کہہ دیا ہے۔ اس بات پر تو انکوائری ہو گی کہ جواب موصول نہیں ہوئے لیکن سوالات کے بھی تو proper جوابات نہیں دیئے جا رہے اس لئے انکوائری کے ساتھ انہیں بھی attach کریں۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ آپ کس کی اجازت سے بولنا چاہتے ہیں۔ یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال نمبر3159 ہے۔

پرائیویٹ سکولوں کی فیسوں کا تعین کرنے کے لئے بنائی گئی کمیٹی کی تفصیلات

*3159: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پرائیویٹ سکولوں کی فیسوں کا تعین اور انہیں regulate کرنے کے لئے حکومت نے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے، اگر ہاں تو یہ کمیٹی کب تشکیل دی گئی اور اس کے ممبران کے نام کیا ہیں اور اگر وہ سرکاری عہدہ دار ہیں تو ان کے عہدے کیا ہیں؟

(ب) مذکورہ کمیٹی کب تک اپنی سفارشات حکومت کو پیش کرے گی کیا کمیٹی کو کوئی target date دی گئی ہے؟

(ج) اگر مذکورہ کمیٹی کی سفارشات موصول ہو گئی ہیں تو کیا اس میں سرکاری ملازمین کے بچوں کے داخلہ کے لئے کوئی خصوصی رعایت دی گئی ہے، کیا حکومت مذکورہ رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) حکومت پنجاب محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ نے بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر PA(DS-A) P&D-Misc/08 مورخہ 2008-12-06 کے تحت پرائیویٹ اداروں کو ریگولیٹ کرنے کے لئے سفارشات مرتب کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی ہے۔اس نوٹیفکیشن میں ممبران کی تفصیل دی گئی ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کمیٹی کے اجلاس ہو رہے ہیں تاحال معاملہ زیر غور ہے۔امید ہے کہ کمیٹی جلد سفارشات تیار کر کے حکومت کو پیش کر دے گی۔

(ج) ابھی کمیٹی کی سفارشات موصول نہیں ہو سکیں۔حکومت سفارشات آنے پر مناسب فیصلہ کرے گی۔معزز ممبران اسمبلی پہلے ہی اس کمیٹی میں شامل ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جز(ب) میں بتایا گیا ہے کہ کمیٹی کے اجلاس ہو رہے ہیں اور امید ہے کہ کمیٹی کی سفارشات جلد تیار کر کے پیش کر دی جائیں گی۔ مجھے یہ سوال کئے اڑھائی سال ہو گئے ہیں اور اب اس کا جواب آیا ہے جبکہ کمیٹی بنائے ہوئے ساڑھے تین سال ہو گئے ہیں۔ اس بات سے حکومت کی سنجیدگی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ سفارشات ابھی بھی تیار کی جا رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اب تک کمیٹی کی کتنی میٹنگز ہوئی ہیں اور output کیا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے اس ضمنی سوال کا جواب دینے سے پہلے عظمیٰ بخاری صاحبہ کی بات کا جواب دوں گا کہ میں ان کے سوالات کے جوابات لے کر آیا تھا اس دن محترمہ تشریف فرما نہیں تھیں میں نے وہ یہاں پر پیش کر کے فائل آپ کو پیش کر دی گئی تھی۔

جناب سپیکر: جی، اس دن یہ نہیں تھیں۔ مجھے یاد آ گیا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ یہ کمیٹی وزیر اعلیٰ صاحب نے بنائی تھی جس کی تفصیل ان کے پاس ہے۔ اس کمیٹی کی میٹنگز ہوتی رہی ہیں جس میں Regulatory Authority بنانے کے لئے تجویز تھی۔ یہ سوال پرانا ہے اس لئے اس کمیٹی کی تمام سفارشات مکمل ہو گئی تھیں۔ ہم نے پچھلے ہفتے وزیر اعلیٰ صاحب کو تمام سفارشات پیش کیں تو انہوں نے ایک High Powered Committee سینئر مشیر سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب کی صدارت میں تشکیل دی ہے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ اگلے دو سے تین ہفتوں میں اسے finalize کر کے Regulatory Authority Bill اسمبلی میں لے آئیں گے۔ اس میں پرائیویٹ سیکٹر کے تعلیمی اداروں اور فیسوں کے حوالے سے تمام چیزیں شامل ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا ان سفارشات میں سرکاری ملازمین کے بچوں کی داخلہ فیس میں کوئی خصوصی رعایت کی بات کی گئی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ہم کسی بھی پرائیویٹ سکول کو یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ کسی سرکاری ملازم سے داخلہ فیس کم لے مگر ہم کلی طور پر fee structure کو دیکھیں گے۔ یہ Bill جب اسمبلی میں آئے گا تو ظاہر ہے اس پر یہاں بحث ہوگی اور ایجوکیشن کمیٹی بھی اس میں ترامیم کر سکے گی۔ یہ تجویز اس میں شامل ہے جیسے وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک High Powered Committee سینئر مشیر سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب کی صدارت میں تشکیل دی ہے۔ ہم نے اگلے تین ہفتوں میں سفارشات کو final کرنا ہے تاکہ Bill اسمبلی میں آ سکے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! کیا یہ اگلے تین ہفتوں میں اپنی سفارشات مکمل کر لیں گے اور پیش کر دیں گے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ ایک بڑا پیچیدہ معاملہ ہے۔ اس پر پہلے بھی بہت زیادہ کام ہوا ہے اور بہت سی کمیٹیاں مختلف levels پر بنتی رہی ہیں۔ اب وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک کمیٹی بنائی ہے کیونکہ یہ چیز کابینہ کے ایک ہفتہ پہلے ہونے والے اجلاس میں بھی زیر بحث آئی تھی۔ اس کے بعد یہ کمیٹی سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب کی سربراہی میں بنائی گئی ہے۔ ہم نے اس کمیٹی میں تمام stakeholders کو onboard لینا ہے اور پھر ہم نے تمام معاملات کو final کرنا ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ اگلے اجلاس میں Regulatory Authority Bill لے آئیں۔ حکومت

بھی بہت keen ہے کہ Regulatory Authority بنے اور پرائیویٹ اور پبلک سیکٹر کے سکولوں کے معاملات بہتر طور پر district wise دیکھے جا سکیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! کیا ہم امید رکھیں کہ اسی tenure میں Regulatory Authority Bill اسمبلی میں آ جائے گا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ اسی tenure میں بلکہ مجھے امید ہے کہ اگلے ایک ماہ میں ہم اس کو مکمل کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، رانا محمد افضل خان صاحب!

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ پرائیویٹ سکولوں کی فیسوں کا تعین اور انہیں regulate کرنے کے لئے حکومت نے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے تو میرا وزیر صاحب سے سوال یہ ہے کہ کیا کسی پرائیویٹ ادارے یا پرائیویٹ بزنس کے charges یا فیسوں کا تعین کرنا حکومت کے اختیار میں ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس وقت ہمارا جو existing law ہے اس میں تو اختیار نہیں ہے لیکن ہم جو Regulatory Authority بنانا چاہتے ہیں اور اس میں نئے laws لانا چاہتے ہیں تو ان میں ہم نے بالکل اس point پر working کی ہے کہ پرائیویٹ سکولوں میں student cost کیا ہونی چاہئے۔ اس کے علاوہ کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ فیس کے متعلق بھی معاملات کو دیکھا جائے گا۔ ہم اس چیز کو نئے قانون میں لے کر آئیں گے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! حکومت کے اختیار میں یہ نہیں ہے کہ کسی پرائیویٹ بزنس کے۔۔۔

جناب سپیکر: وہ اسے دیکھ لیں گے اور بعد میں وہ بل یہاں آپ کے پاس آئے گا۔ اگلا سوال محترم محمد نوید انجم صاحب کا ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! سوال نمبر 3183 ہے۔

پنجاب ایگزامینیشن کمیشن لاہور کے دفتر میں منظور شدہ اسامیاں و دیگر تفصیلات

*3183: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ایگزامینیشن کمیشن لاہور کے دفتر میں منظور شدہ اسامیاں گریڈ اور اسامی وار کتنی ہیں؟
(ب) کتنے ملازمین مستقل اور کتنے کنٹریکٹ / عارضی طور پر کام کر رہے ہیں؟
(ج) کیا حکومت عارضی / کنٹریکٹ ملازمین کی جگہ از سر نو میرٹ پر مستقل بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):
(الف) پنجاب ایجوکیشن کمیشن لاہور کے دفتر میں کل 33 اسامیاں منظور شدہ ہیں جن کی تفصیل "Annex "A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) تفصیل "Annex "A میں دے دی گئی ہے۔
(ج) مستقبل بنیاد پر بھرتی کے لئے تاحال قوانین وضع نہیں کئے گئے ہیں۔تاہم کنٹریکٹ کے متعین ضابطوں کے مطابق خالی اسامیاں پر کی جاتی ہیں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! یہ محکمہ 2006 میں بنایا گیا تھا۔ اس میں 33 اسامیاں ہیں اور ابھی تک یہ ساری کی ساری کنٹریکٹ پر چل رہی ہیں۔ کیا یہ part time jobs ہیں جو چھ سال سے لوگ کنٹریکٹ پر رکھے ہوئے ہیں اگر یہ full time jobs ہیں تو کب تک انہیں regular کر دیا جائے گا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں پہلے رانا محمد افضل خان صاحب کے سوال کا جواب دینا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہہ رہے تھے کہ حکومت کے پاس اختیار نہیں ہے کہ وہ پرائیویٹ سکولوں کی فیسوں کا تعین کر سکیں۔ اس میں جواب یہ ہے کہ جب اسمبلی میں Bill آئے گا، پاس ہو گا اور قانون کی شکل اختیار کر لے گا تو پھر حکومت کے پاس پرائیویٹ سکولوں کی فیسوں کا تعین کرنے کا اختیار آ جائے گا۔

جناب سپیکر! اب میں حاجی نوید انجم صاحب کے سوال کا جواب دیتا ہوں کہ اس وقت محکمہ کے چیف ایگزیکٹو آفیسر ڈی ایم جی سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کا گریڈ 20 ہے، ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے دو لوگ ہیں جو ٹرانسفر ہو کر وہاں پر گئے ہیں وہ بھی مستقل ملازم ہیں۔ اس وقت 31 لوگ کام کر رہے ہیں اور دو اسامیاں ابھی خالی ہیں۔ ہم نے کنٹریکٹ پر جو تعیناتیاں کی ہیں وہ میرٹ پر کی ہیں۔ وہ اس وقت comfortably کام کر رہے ہیں، حکومت کی طرف سے کوئی ایسی ہدایات نہیں ہیں کہ ان کو regularize کیا جائے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! گزشتہ چھ سالوں میں قوانین ہی وضع نہیں کئے گئے تو میرا سوال یہ ہے کہ یہ قوانین کب تک وضع کر لئے جائیں گے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس میں ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔ میں پھر کہوں گا کہ جو تعیناتیاں کنٹریکٹ پر ہوئی ہیں وہ میرٹ پر اور ضابطے کے مطابق ہوئی ہیں۔ اس وقت وہاں پر 33 اسامیاں ہیں جن میں سے 31 پر لوگ کام کر رہے ہیں اور دو اسامیاں خالی ہیں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میں یہ سمجھا ہوں کہ یہ محکمہ forever کنٹریکٹ پر چلے گا، کیا یہ بات درست ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ ضروری نہیں ہے جیسے جیسے اس محکمہ میں کام بڑھتا جائے گا اس میں مزید اسامیاں بھی create ہوں گی اور آنے والے وقت میں regular ملازمین بھی بھرتی ہوں گے۔ اس کے علاوہ جو لوگ کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں وہ بھی regular ہو سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی جناب نوید انجم صاحب کا ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3184 ہے۔

پنجاب ایگزامینیشن کمیشن کا قیام، مقاصد و دیگر تفصیلات

*3184: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ایگزامینیشن کمیشن کب قائم ہوا اس کے مقاصد کیا ہیں؟

(ب) اس میں کون کون سی کلاسز کے امتحان لئے جاتے ہیں؟

(ج) اس کے دفاتر لاہور کے علاوہ کس کس شہر میں کام کر رہے ہیں؟

(د) آٹھویں اور پانچویں کلاسز سال 2009 میں کتنے طالب عالموں نے امتحان دیا اور ان سے کتنی فیس لی گئی؟

(ہ) آٹھویں اور پانچویں کلاسز کے امتحان سال 2009 کا کتنے فیصد result ڈیکلیئر ہوا اور کتنے فیصد طالب علموں کا رزلٹ غلط ڈیکلیئر ہوا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ادارہ2006 میں قائم ہوا۔ صوبہ (پنجاب) میں طالب علموں کی learning achievements کو جانچنے کے لئے صوبائی سطح پر ایک خود مختار ادارے کی ضرورت محسوس کی گئی۔ تعلیمی تجزیے کے لئے یونیسف کے تعاون سے 2006 میں ایک ادارہ پنجاب میں "پنجاب ایگزامینیشن کمیشن" قائم کیا گیا۔

خاصیتی اعتبار سے تعلیمی نظام کو بہتر بنانے کے لئے اور بہتر طریقے سے تجزیہ کرنے کے لئے یہ طے پایا گیا کہ پنجاب کے تمام اضلاع میں ایک ہی امتحانی طریقہ رائج کیا جائے تاکہ بچوں کے تعلیمی معیار، اساتذہ کے پڑھانے کی صلاحیت اور سکولوں کی کارکردگی کو جانچنے میں آسانی ہو سکے۔ اس ادارے کا مقصد موجودہ تعلیمی معیار کا تجزیہ کرنا اور اس تجزیے سے حاصل کردہ نتائج سے ایسے پہلوؤں کا تعین کرنا جن کو بنیاد بنا کر پنجاب کے تمام اضلاع میں بچوں کے تعلیمی معیار کو مقداری لحاظ کی بجائے خاصیتی اعتبار سے بہتر بنانا ہے۔

(ب) اس میں جماعت پنجم اور ہشتم کے امتحانات لئے جاتے ہیں۔

(ج) اس کا دفتر صرف لاہور میں ہے۔

(د) سال2009 میں پانچویں کلاس کے 1232213 اور آٹھویں کلاس کے 904487طالب علموں نے امتحان دیا اور ان سے کوئی فیس نہیں لی گئی۔

(ہ) آٹھویں اور پانچویں کلاسز کے امتحان سال2009 کا 100 فیصد رزلٹ ڈیکلیئر ہوا۔ ضلع کی جانب سے مہیا کی گئی سٹوڈنٹ رجسٹریشن و دیگر معلومات کے مطابق کسی کا رزلٹ غلط ڈیکلیئر نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! انہوں نے جز (د) کے جواب میں کہا ہے کہ 2009 میں پانچویں کلاس کے 12 لاکھ 32 ہزار 213 بچے اور آٹھویں کلاس کے 9 لاکھ 4 ہزار 487 بچے appear ہوئے ہیں جن میں سے کوئی بھی فیل نہیں ہوا۔ اس کا مطلب ہے کہ یا تو امتحان نہیں لیا گیا یا اساتذہ کرام نے ان کے پیپر چیک نہیں کئے یا کچھ اور گڑ بڑ لگتی ہے۔ یہ بڑی سنجیدہ بات ہے اور ایسا کبھی نہیں ہوا۔ حالانکہ ایک گھر میں پانچ، دس یا بیس بچے ہوں تو اُن میں سے بھی کوئی نہ کوئی رہ جاتا ہے۔

جناب سپیکر: سارے لائق بھی تو ہو سکتے ہیں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! کیا 21 لاکھ بچے اتنے لائق ہیں؟

جناب سپیکر: سارے آپ جیسے لائق بھی ہو سکتے ہیں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میں اس جواب سے یہ سمجھا ہوں کہ پنجاب میں اساتذہ کرام نے اتنا جانفشانی سے پڑھایا ہے کہ کوئی بچہ فیل ہی نہیں ہوا، کیا یہ بات درست ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! پانچویں اور آٹھویں جماعت کا امتحان learning achievements کو judge کرنے کا ہوتا ہے مگر اُن کی grading ضرور کی جاتی ہے کیونکہ judge کرنے کے لئے ایک minimum criteria ہوتا ہے کہ بچے نے کتنا سیکھا ہے؟ ہم بچوں کو normally فیل نہیں کرتے بلکہ بچوں کو اگلی کلاس میں promote کر دیا جاتا ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! جانچنے کے لئے grading ہوتی ہے مگر فیل پاس سسٹم نہیں ہوتا۔ آج کل کے بچے یہ سمجھتے ہیں کہ اگر بالشت ناپ کر یہ پیپر چیک ہوتے ہیں تو کوئی بات نہیں کیونکہ ہم نے پاس تو ہو ہی جانا ہے۔ ہم نے معاشرے میں اس چیز کو پروان چڑھایا ہے۔ جانچنے کے لئے واقعی grading کی جاتی ہے کہ ہمارا teaching style کیا ہے اور بچوں کو جو material communicate کر رہے ہیں اسے جانچنے کے لئے grading کی جاتی ہے کہ آیا ہمارا بچہ صحیح سمت میں جا رہا ہے یا سمت سے ہٹ گیا ہے لیکن فیل پاس کا concept نہیں ہوتا۔ کیا یہ اس criteria کو change کریں گے؟

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! اصل میں نوید صاحب کو سمجھ نہیں آئی۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں اُن کو سمجھ آ گئی ہے۔

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! سوال یہ نہیں ہے جو وہ کہہ رہے ہیں۔ لکھا یہ ہے کہ طالبعلموں کا رزلٹ 100 فیصد declare ہوا ہے۔

جناب سپیکر: اُن کو جواب لینے دیں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب ابھی منسٹر صاحب نے نہیں دیا۔

جناب سپیکر: نولاٹیا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! سوال کا منسٹر صاحب کو پتا ہے اور نہ ہی نوید صاحب کو پتا ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! کیا میں انہیں منسٹر سمجھوں؟

جناب سپیکر: نولاٹیا صاحب! میری بات سنیں۔ میں آپ کو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ جن کا سوال ہو اُن کو مہربانی کرکے جواب لینے دیا کریں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! جن کو آپ ٹائم دے رہے ہیں کیا یہ اُن کا سوال ہے؟

جناب سپیکر: آپ کا کیا مطلب ہے؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! باقی سارے جو ممبران سوال کر رہے ہیں کیا وہ ٹھیک کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: نہیں۔ جب میں آپ کو اجازت نہیں دے رہا تو تشریف رکھیں۔ مہربانی کرکے آپ ایسے نہ کھڑے ہوں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ 9 لاکھ بچہ پاس نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: میں خود ہی پوچھ لوں گا۔ پلیز تشریف رکھیں۔ آپ اس طریقہ کو چھوڑ دیں یہ کوئی اچھا طریقہ نہیں ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ مجھے ٹائم کہاں دیتے ہیں؟

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر تعلیم (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں پھر یہ بتانا چاہوں گا کہ یہ پاس فیل سسٹم نہیں ہوتا بلکہ assessment exam ہوتا ہے۔ پانچویں کلاس میں دس سے بارہ فیصد اور آٹھویں کلاس میں پندرہ فیصد بچوں کو اگلی کلاس میں promote نہیں کیا جاتا۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، اب کوئی ضمنی سوال نہیں ہوگا۔ آگے آپ کا کوئی سوال آئے گا تو پھر میں کیا کروں گا؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! یہ بہت اہم ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا آگے کوئی سوال ہوگا تو ضرور کیجئے گا۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! یہ relevant ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، اب اس پر کوئی ضمنی سوال نہیں ہوگا۔ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ اگلا سوال رانا آصف محمود صاحب کا ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! یہ انتہائی relevant سوال ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کا یہ طریقہ ٹھیک نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں آپ تشریف رکھیں۔ آپ کچھ خیال کیا کریں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! یہ بہت زیادتی ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ اب اس سوال پر بات نہیں ہوگی۔

محترمہ عائشہ جاوید: On his behalf سوال نمبر 3299 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز خاتون ممبر نے رانا آصف محمود کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چک نمبر 27 ڈھولن پتوکی کے گرلز مڈل سکول کی اپ گریڈیشن

*3299: رانا آصف محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 27 ڈھولن پتوکی میں صرف ایک گرلز مڈل سکول چل رہا ہے ؟:

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس یو سی میں کوئی گرلز ہائی سکول نہ ہے ؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکول میں زیر تعلیم طالبات کو مڈل کے بعد تعلیم کے حصول کے لئے پتوکی شہر کے سکولوں میں داخلہ لینا پڑتا ہے جبکہ پتوکی 20/22 میل کے فاصلے پر واقع ہے ؟

(د) کیا حکومت سکول ہذا کو اپ گریڈ کرنے اور اس میں ٹیچرز کی خالی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) درست ہے یونین کونسل چک نمبر 27 ڈھولن میں ایک گرلز سکول چل رہا ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) درست ہے-مڈل کے بعد طالبات کو پتوکی یا واں رادھارام میں تعلیم کے حصول کے لئے جانا پڑتا ہے لیکن سکول ہذا سے پتوکی کا فاصلہ تقریباً10 کلو میٹر اور واں رادھارام کا فاصلہ تقریباً16 کلو میٹر ہے-

(د) اس وقت سکول کے نام صرف 2 کنال اور 14 مرلے اراضی ہے-ایک مڈل سکول کو ہائی سکول کے لیول تک اپ گریڈ کرنے کے لئے مجوزہ گرلز مڈل سکول کی زمین مکمل ہے-مجوزہ سکول کی اپ گریڈیشن کرنے کے لئے 6 ملین کی رقم کی ضرورت ہے جو کہ موجودہ حالات میں دیئے نہیں جا سکتے کیونکہ صوبہ پنجاب میں تباہ کن سیلاب کی وجہ سے ہزاروں سکول برباد ہو گئے ان سکولوں کی مرمت و بحالی کے لئے فنڈز دیئے جا رہے ہیں جب مزید فنڈز مہیا کئے جائیں گے تو مجوزہ گرلز مڈل سکول کی اپ گریڈیشن کے لئے رقم فراہم کر دی جائے گی-اپ گریڈیشن کے لئے متعلقہ معزز ممبر اسمبلی حلقہ مذکور خود بھی اپنے فنڈ سے پیسے دے سکتے ہیں-
مذکورہ سکول میں PET اور AT کی ایک ایک اسامی خالی ہے-تبادلہ جات سے پابندی اٹھنے پر یا نئی بھرتی ہونے پر یہ دونوں اسامیاں پر کر دی جائیں گی-

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ب) میں مانا ہے کہ اس یونین کونسل میں کوئی گرلز ہائی سکول نہ ہے۔ جز (ج) میں کہہ رہے ہیں کہ طالبات کو تعلیم کے حصول کے لئے تقریباً دس کلو میٹر کا فاصلہ طے کر کے جانا پڑتا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ مڈل سکول کی upgradation کے لئے رقم فراہم کر دی جائے گی۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا منسٹر صاحب یہ بتانا پسند کریں گے کہ کب تک رقم فراہم کر دی جائے گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جز (ج) میں تھوڑا misprint ہوا ہے کہ سکول ہذا سے پتوکی کا فاصلہ تقریباً دس کلو میٹر اور واں رادھارام کا فاصلہ تقریباً سولہ کلو میٹر ہے۔ یہ سولہ نہیں بلکہ چار کلو میٹر ہے جو misprint ہو گیا ہے۔ دوسرا انہوں نے رقم کے حوالے سے کہا ہے تو سکول کو upgradation کرنے کے لئے تمام چیزیں موجود ہیں مگر اس کی funding اگلے سال کے بجٹ میں آئے گی اور اس وقت کوئی فنڈز نہیں ہیں کیونکہ upgradation کے فنڈز متعلقہ حلقہ کے ایم پی اے کے ذریعے لگتے ہیں لہذا اس کو اگلے مالی سال میں دیکھا جا سکتا ہے کہ اس کے لئے فنڈ رکھا جائے یا نہیں۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! سکول کے لئے فنڈ فراہم کرنے کی ذمہ داری کیا متعلقہ ایم پی اے کے اوپر آتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس وقت ڈویلپمنٹ کے four sector programmes چل رہے ہیں، سکولوں کی upgradation متعلقہ حلقہ کے ممبر صوبائی اسمبلی کی وساطت سے کی جاتی ہے اور اس کے بعد ہی فنڈز فراہم کئے جاتے ہیں۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! یہ تو محکمہ ایجوکیشن کی طرف سے فنڈز دیئے جاتے ہیں مگر متعلقہ ایم پی اے کی ذمہ داری تو نہیں ہوتی۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں نے بارہا دفعہ بتایا ہے کہ چونکہ ہمارے سکولوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور اٹھارہ ہزار سے زیادہ سکول ایسے ہیں جن میں missing facilities اور دوسرے مسائل ہیں۔ کچھ سکولوں کو nationalization اور کچھ سکولوں کو آپس میں merge بھی کر رہے ہیں۔ تمام سکولوں کی upgradation کے لئے ہمیں تقریباً ڈیڑھ سو ارب روپے چاہئیں مگر ہمارے پاس جو available funds ہیں اُن میں ایم پی اے صاحبان کی جو priority ہوتی ہے اس کے حساب سے فنڈز دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ feasibility دیکھیں اور جو آپ نے criteria بنایا ہے اس کے مطابق چلیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ سکول criteria meet کرتا ہے مگر ایم پی اے صاحب کی طرف سے recommendation کبھی نہیں آئی۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! جز (ج) میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ درست ہے کہ مڈل کے بعد طالبات کو پتو کی یا واں رادھا رام میں تعلیم کے حصول کے لئے جانا پڑتا ہے۔ میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ واں رادھا رام کہاں پر ہے اور اگر اُس کا نام تبدیل ہو گیا ہے تو براہِ مہربانی اس کی تصحیح کر لی جائے۔

جناب سپیکر: جی،اس کا نام حبیب آباد ہے لہذا درستی کر لی جائے۔اگلا سوال بھی رانا آصف محمود صاحب کا ہے۔

محترمہ انجم صفدر: On his behalf سوال نمبر 3433 ہے۔(معزز خاتون ممبر نے رانا آصف محمود کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر! اس سوال کا جواب بھی چار سال بعد موصول نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہ بات پہلے ہو چکی ہے کہ جس جس سوال کا جواب نہیں آیا وہ انکوائری کر کے ہمیں بتائیں گے کہ کیا action لیا گیا ہے؟

محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر! اس سوال میں معمولی سی معلومات چار سال میں فراہم نہیں کی گئیں۔

جناب سپیکر: جی، اب آپ اس پر وقت ضائع نہ کریں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر اس کا جواب موصول ہو گیا ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں یہاں پر پڑھ دیتا ہوں یا انہیں مہیا کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، اب ایسا نہیں ہو گا۔ اگلا سوال جناب طاہر اقبال چودھری صاحب کا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: On his behalf سوال نمبر 3549 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز خاتون ممبر نے جناب طاہر اقبال چودھری کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پی پی۔236 میلسی کے ہائی سکولوں کے مسائل

*3549: جناب طاہر اقبال چودھری: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل میلسی پی پی۔236 ضلع وہاڑی میں کتنے ایسے ہائی سکول ہیں جن میں ہیڈ ماسٹر نہ ہیں؟

(ب) کتنے ہائی سکول ایسے ہیں جن میں طلباء کے لئے لیبارٹری نہ ہیں؟

(ج) مذکورہ حلقہ میں جو اساتذہ ریٹائر ہو چکے ہیں، کیا ان کی جگہ پر حکومت کی طرف سے ان مضامین کے اساتذہ مہیا کئے گئے ہیں اگر نہیں تو کب تک مہیا کرنے کا ارادہ ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) پی پی-236 ضلع وہاڑی میں 11 بوائز ہائی سکولز اور 8 گرلز ہائی سکولز ہیں-ایک بوائز ہائی سکول میں مورخہ 22-08-2011 سے ہیڈ ماسٹر تعینات نہ ہے اور ایک گرلز ہائی سکول میں مورخہ 16-05-2011 سے ہیڈ مسٹریس تعینات نہ ہے-

(ب) 12 ہائی سکولوں میں سائنس لیبارٹریز نہ ہیں-سکول وار تفصیل مع تعداد سائنس طلباء جماعت نہم و دہم درج ذیل ہے:-

		نہم	دہم
1	گورنمنٹ ہائی سکول WB/59 وہاڑی	15	07
2	گورنمنٹ ہائی سکول EB/228 وہاڑی	06	10
3	گورنمنٹ ہائی سکول WB/34 وہاڑی	80	51
4	گورنمنٹ ہائی سکول WB/62 وہاڑی	13	30
5	گورنمنٹ ہائی سکول WB/24 وہاڑی	20	01
6	گورنمنٹ ہائی سکول WB/79 وہاڑی	00	00
7	گورنمنٹ ہائی سکول WB/11-9 وہاڑی	00	00
8	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول WB/11-9 وہاڑی	11	11
9	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول WB/24 وہاڑی	03	03
10	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول WB/41 وہاڑی	47	44
11	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول WB/65 وہاڑی	25	21
12	گورنمنٹ ہائی سکول ایکس بلاک وہاڑی	00	00
	میزان	220	178

فی الوقت ان سکولز میں سائنس لیبارٹری کے لئے ایک کلاس روم مختص کیا گیا ہے-ان میں باقاعدہ طلباء کو پریکٹیکل کروائے جاتے ہیں-تاہم فنانس ڈیپارٹمنٹ سے فنڈز مہیا ہونے پر سائنس لیبارٹریز تعمیر کروا دی جائیں گی-

(ج) مذکورہ حلقہ میں جو اساتذہ ریٹائر ہوئے ان کی جگہ پر چار سکولز میں امیدوار مہیا نہ ہونے کی بناً پر اساتذہ مہیا نہیں کئے جا سکے-باقی سکولز میں بذریعہ تعیناتی / ٹرانسفر اساتذہ مہیا کر دیئے گئے ہیں-سکول وار فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! جز (ج) میں پوچھا گیا ہے کہ حلقہ میں جو اساتذہ ریٹائر ہو چکے ہیں کیا ان کی جگہ پر حکومت کی طرف سے ان مضامین کے اساتذہ مہیا کئے گئے ہیں، اگر نہیں کئے گئے تو کیوں نہیں کئے اور کیا ارادہ ہے؟ اس کی تفصیل یہ فراہم کی گئی ہے جسے میں آپ کو بھجوا دوں گی کہ اتنا

irrelevantاور غلط جواب ان کے محکمہ کی طرف سے آیا ہے۔ پوچھا یہ گیا ہے کہ کتنے ملازمین فارغ ہوئے ہیں اور اُن کی جگہ پر کتنے بھرتی کئے گئے ہیں جس کا جواب یہ آیا ہے کہ پی پی۔236 کے بوائز سکول کے مسائل اور وہ مسائل کیا ہیں؟ نمبر شمار، نام سکولز اور نام ہیڈ ماسٹر تو کیا ہیڈ ماسٹر ہی ان سکولوں کا مسئلہ ہے؟ یہ کیا جواب ہے کہ سوال گندم اور جواب چنا؟ منسٹر صاحب دیکھیں کہ ان کا محکمہ اور تو بڑے کام کر رہا ہے تو یہ کام ان کا محکمہ کر رہا ہے؟ اس سے زیادہ اس ایوان کی تضحیک نہیں کی جا سکتی کہ جواب ہی نہیں آ رہے اور اگر آ رہے ہیں تو irrelevantاور غلط آ رہے ہیں۔ یہ قوم کو کیا messageدے رہے ہیں کہ کیا استاد اس سکول کا مسئلہ ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ ان سے ضمنی سوال پوچھیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں یہ منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ مجھے بتائیں کہ گیارہ بوائز اور آٹھ گرلز سکولوں کا مسئلہ پوچھا ہی نہیں گیا تو کیا وہاں کے استاد۔۔۔

جناب سپیکر: گیارہ نہیں بلکہ بارہ سکول ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میرے پاس جواب میں گیارہ بوائز اور آٹھ گرلز سکولوں کے مسائل وہاں کے استاد ہیں۔ یہ کیا ہے اور محکمہ کیا کر رہا ہے، یہ لوگوں کو باشعور بنا رہے ہیں یا بے شعور بنا رہے ہیں؟ وزیر موصوف محکمے کی اتنی بڑی negligenceکی وجہ تو بتائیں جو کہ میرا حق بنتا ہے اور میں یہ آپ کے پاس بھجوا رہی ہوں کہ آپ "پی پی۔236 کے بوائز سکولوں کے مسائل" کی headings ضرور پڑھیں۔ میں آپ کی توجہ کے لئے بھجوا رہی ہوں اور مجھے اس کا جواب بھی لے دیں۔

(اس مرحلہ پر محترمہ سیمل کامران نے جواب کی کاپی جناب سپیکر کو بھجوائی)

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! پی پی۔236 میلسی کے ہائی سکولوں کے حوالے سے وہاں کے معزز ممبر نے سوال کیا تھا جس کے جز (الف) میں ہے کہ پی پی۔236 ضلع وہاڑی میں گیارہ بوائز ہائی اور آٹھ گرلز ہائی سکول ہیں ایک بوائز ہائی سکول میں 22-08-2011 سے ہیڈ ماسٹر تعینات نہیں، کیونکہ پوچھا یہ گیا تھا کہ پی پی۔236 ضلع وہاڑی میں کتنے ایسے سکول ہیں جن میں ہیڈ ماسٹرز نہ ہیں؟ جواب ہے کہ "وہاں دو سکولوں میں ہیڈ ماسٹرز نہیں ہیں جبکہ باقی سکولوں میں تعینات ہیں۔"

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! آپ مجھے بتادیں کہ کیا میں نے وزیر موصوف سے یہ سوال پوچھا ہے اور میں پھر وہی کہوں گی کہ سوال گندم اور جواب چنا ہے۔یہی محکمہ کی اور منسٹر صاحب کی کارکردگی ہے؟ میں اس سارے incident کے بعد سمجھتی ہوں کہ منسٹر صاحب کو اس portfolio پر رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔یہ پورا ایوان گواہ ہے اور اس ایوان کے در و دیوار اس بات کے شاہد ہیں کہ میں نے یہ سوال نہیں کیا تھا۔ میرا سوال entirely different تھا۔ان کے محکمہ کی طرف سے provide کی گئی لسٹ میں لکھا ہوا ہے کہ بوائز سکولوں کے گیارہ اساتذہ اور گرلز سکولوں کی آٹھ ہیڈ مسٹریس ان سکولوں کا مسئلہ ہیں۔آپ پورے سوال کو پڑھ لیں جس میں مسائل کہیں بھی نہیں پوچھے گئے۔وزیر موصوف نے گورنمنٹ کی کون سی پالیسی کے تحت اساتذہ کو مسائل قرار دے دیا؟ انہوں نے ایجوکیشن کی پالیسی میں ترامیم کہاں بیٹھ کر کی ہیں کہ استاد اس وقت اس معاشرے کا سب سے بڑا مسئلہ ہو گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! مجھے دکھا دیں کہ کہاں استاد اور ہیڈ ماسٹر کو مسائل قرار دیا گیا ہے اور یہ کہاں سے پڑھ رہی ہیں کیونکہ میرے پاس موجود فائل میں کہیں پر اس کا ذکر نہیں ہے؟

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! افسوس کہ وزیر موصوف کے پاس جواب بھی مکمل نہیں ہے جو کہ اس ایوان کی تضحیک ہے---

جناب سپیکر: جو بات آپ نے کرنی ہے وہ سوال کی صورت میں کریں جس کا وہ جواب دیں گے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کر رہی ہوں بار بار مائیک بند کیوں کیا جا رہا ہے۔ میں نے بڑی humbly request کی تھی کہ ان کے محکمہ کی طرف سے جواب اس ایوان میں circulate کیا گیا ہے جسے یہ کہتے ہیں کہ جواب ایوان کی میز پر ہے تو اسی جواب میں لکھا ہوا ہے جو چیز نہیں پوچھی گئی اور انہوں نے extra information provide کی ہے کہ بوائز سکول میں گیارہ مسائل ہیں جنہیں انہوں نے مسائل declare کیا ہے تو یہ declared مسائل وہاں کے ہیڈ ماسٹرز ہیں اور آٹھ گرلز سکولوں کے declared مسائل وہاں کی ہیڈ مسٹریسز ہیں۔میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ محکمہ تعلیم کی ایسی کون سی پالیسی ہے جس کے تحت انہوں نے وہاں کے ہیڈ ماسٹرز اور ہیڈ مسٹریسز کو مسائل declare کئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس سوال کی heading یہاں پر دی گئی تھی کہ پی پی۔236 میلسی کے ہائی سکولوں کے مسائل۔ چونکہ مختلف سکولوں کے حوالے سے سوال تھے تو انہوں نے ساری چیزیں ہی بتائی ہیں اور وہاں پر جو problems ہوتی ہیں اس حوالے سے ہی آ جاتی ہیں۔ تفصیل میں صرف یہ لکھا ہوا ہے کہ پی پی۔236 بوائز ہائی سکولوں کے مسائل، تو اس میں ہم نے تفصیل فراہم کر دی ہے اس میں مسائل لکھنے میں انہیں کیا اعتراض ہے، یہ تجویز کر دیں کہ یہاں پر ہم کیا word use کریں؟

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف کو یہی بتانا چاہتی ہوں کہ جن مسائل کا انہوں نے ذکر کیا ہے تو وہ مسائل وہاں کے ہیڈ ماسٹرز ہیں اور یہ کیسے ممکن ہے کہ اسمبلی کے ایک ہی حلقہ کے تمام سکولوں کا ایک ہی مسئلہ ہے اور وہ وہاں کے ہیڈ ماسٹرز ہیں اور یہ کیسے ممکن ہے کہ ---

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! وہ مسائل نہیں ہے بلکہ آپ اسے دیکھیں کہ سوال کی heading یہاں پر دوبارہ سے ٹائپ ہوئی ہوئی ہے۔ ہیڈ ماسٹر تو مسائل نہیں ہیں کیونکہ ہیڈ ماسٹر تو ان سکولوں میں پورے ہو گئے ہیں اور ان کی تفصیل دی گئی ہے جو انہوں نے مانگی تھی۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں آپ سے request کرتی ہوں کہ میں نے ان کے محکمہ کی طرف سے آنے والا paper جو آپ کو بھجوایا ہے وہ وزیر موصوف کو تخلیے میں بیٹھ کر سمجھا دیجئے گا۔

جناب سپیکر: اس کے متعلق انہوں نے بتا دیا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! مسائل تو پھر وہاں کے استاد ہیں اور تو کوئی مسئلہ ان سکولوں میں نہیں ہے۔ میرا دوسرا ضمنی سوال وزیر موصوف سے ہے کہ پی پی۔236 وہاڑی میں گیارہ بوائز اور آٹھ گرلز ہائی سکول ہیں جن میں ایک بوائز سکول میں ہیڈ ماسٹر 22-08-2011 اور گرلز سکول میں ہیڈ مسٹریس 16-05-2011 سے تعینات نہ ہے؟ مجھے اس بارے میں بتائیں کہ یہ کب تعینات ہو جائیں گے اس کی کوئی تاریخ بتائیں۔ اسی میں یہ کہتے ہیں کہ سائنس لیب میں ایک کلاس روم مختص کیا ہے ---

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: آدھے گھنٹہ کا نماز مغرب کے لئے وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب ایوان کی کارروائی آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(اس مرحلہ پر وقفہ نماز مغرب کے بعد 6.02 پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، بات کہاں سے منقطع ہوئی تھی؟

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں نے معزز وزیر سے دوسرا ضمنی سوال یہ کیا تھا کہ انہوں نے جز (الف) میں ذکر کیا ہے کہ پی پی۔236 میں گیارہ بوائز سکول ہیں اور ایک بوائز سکول میں مورخہ 11-08-22 سے ہیڈ ماسٹر کی سیٹ vacant ہے اسی طرح گرلز سکول میں مورخہ 11-06-16 سے ہیڈ مسٹریس تعینات نہ ہے اور اسی کے جز (ب) میں کہہ رہے ہیں کہ فی الوقت ان سکولوں میں سائنس لیبارٹری کے لئے صرف ایک کلاس روم ہے اور وہاں پر طلبا کو باقاعدہ پریکٹس کروائی جاتی ہے تاہم فنانس ڈیپارٹمنٹ سے فنڈز مہیا ہونے پر سائنس لیبارٹریز تعمیر کروائی جائیں گی۔ہم ہر بجٹ میں معزز وزراء صاحبان سے یہ واویلا سنتے رہے کہ صوبہ پنجاب کے سکولوں میں سائنس لیبارٹریاں قائم کی جائیں گی اور ہمیں اس بات کو سنتے ہوئے بھی تقریباً چار سال ہو رہے ہیں لیکن آج محکمے کا جو جواب آیا ہے اس سے مجھے سوائے disappointment کے اور کچھ نہیں ہوا کہ پورے پی پی۔236 میں یہ حال ہے کہ وہاں سائنس لیبارٹری کے نام پر صرف ایک کمرہ ہے اور اسی کمرے میں نہم کے 220 اور دہم کے 178 سٹوڈنٹس وہاں جاتے ہیں اور پورے ضلع میں ایک کمرہ ہے، بچوں اور ان کے مستقبل کے ساتھ اس سے زیادہ اور کیا کھیلا جا سکتا ہے ؟ایک طرف تو آپ بے دریغ لیپ ٹاپس اڑا رہے ہیں اور عوام کی محنت کی کمائی کو بے دریغ لٹا رہے ہیں کہ اس صوبے کے سٹوڈنٹس کا right ہے۔کیا لیپ ٹاپ چلانا زیادہ ضروری ہے یا سکولوں میں سائنس لیبارٹریاں provide کرنا زیادہ ضروری ہیں۔اگر یہ ایوان میں رونا روئیں گے کہ ہمارے پاس پیسا نہیں تو یہ جو للے تللوں پر، اپنی تشہیر اور اپنی الیکشن campaign پر جو پیسا خرچ کر رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ ضمنی سوال کریں۔آپ تو لمبی بات کرتی ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ ضمنی سوال ہے محکمے نے جواب دیا ہے۔

رانا محمد افضل خان: (بیٹھے بیٹھے) یہ ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ان کو بات کرنے دیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میری آپ سے request ہے کہ پچھلے اجلاس سے اس ایوان میں ایک نیا culture introduce کرایا گیا ہے آپ پہلے مجھے یہ بتادیں کہ حکومت پنجاب نے پنجاب اسمبلی میں officially اپنے کوئی spokes men مقرر کیئے ہیں؟ اگر کیئے ہیں تو پہلے ایوان کو اس بارے intimate کیا جائے۔جب ہم سوال پوچھتے ہیں تو اس کا جواب Chair سے بھی نہیں چاہیئے۔

جناب سپیکر: There should be no cross talk جی، محترمہ صاحبہ!

محترمہ سیمل کامران: بلکہ اس کا جواب منسٹر صاحب یا پارلیمانی سیکرٹری سے چاہیئے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ سیمل کامران: اگر حکومت پنجاب نے کوئی spokesperson مقرر کیئے ہیں تو۔۔۔

جناب سپیکر: جو کرنے والی بات ہے وہ کریں، وقفہ سوالات کا ٹائم ضائع ہو رہا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! جب گورنمنٹ کے behalf پر جوابات دیئے جاتے ہیں تو اس طرح ایوان کا ٹائم ضائع کیا جاتا ہے۔ آپ Rules of Procedure دیکھیں اور یہ اسمبلی rules کے مطابق چلتی ہے۔ اگر منسٹر یا پارلیمانی سیکرٹری صاحبان غلط جواب دیں گے تو ہم اسے challenge کر سکتے ہیں لیکن اگر کوئی معزز ممبر غلط جواب دیتا ہے تو ہم اسے challenge نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔ منسٹر صاحب! محترمہ کی بات کا جواب دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں نے شروع میں ایک سوال میں سائنس لیبارٹریوں کی تفصیل بتادی تھی شاید محترمہ اس وقت ایوان میں نہیں ہوں گی لہذا میں دوبارہ بتا دیتا ہوں کہ اس کے لئے PC-1 بن گیا ہے اور جن سکولوں میں proper لیبارٹریاں نہیں ہیں وہاں ہم اگلے سال کے بجٹ میں سائنس لیبارٹریوں کے لئے علیحدہ سے فنڈز مختص کر رہے ہیں۔ ابھی بھی پورے ضلع میں ایک کمرہ نہیں ہے بلکہ یہاں جتنے سکولوں کی details دی ہوئی ہے ان سب سکولوں میں ایک کلاس روم کو سائنس لیبارٹری کے لئے مختص کیا گیا ہے مگر جو proper سائنس لیبارٹری ہوتی ہے جس میں تمام facilities ہونی چاہئیں وہ اگلے مالی سال کے بجٹ میں provide کریں گے۔ انہوں نے یہاں پر لیپ ٹاپس کی بڑی مخالفت کی ہے میں اس سلسلے میں آپ کی وساطت سے ان کو بتانا چاہوں گا کہ اس وقت یونیورسٹیوں میں، میڈیکل کالجز اور انجینئرنگ یونیورسٹیوں میں جو سٹوڈنٹس ہیں ان کو purely on merit لیپ ٹاپس دیئے جا رہے ہیں۔ آج کل سائنس اور ٹیکنالوجی کا دور ہے اور وہ سٹوڈنٹس اس سے

استفادہ کریں گے ۔یہ تو آپ ان یونیورسٹیوں میں جا کر سٹوڈنٹس سے پوچھیں کہ ان کے لئے پنجاب حکومت نے کتنا بڑا اقدام کیا ہے اور یہ international standard کا کام ہے۔دنیا میں جو ترقی یافتہ ممالک ہیں وہاں one computer for one student کے حساب سے کمپیوٹر دیئے جاتے ہیں ۔ہم نے ابھی ہائر ایجوکیشن کی طرف یہ سلسلہ شروع کیا ہے اور میں ان کو یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہم اس چیز کو ختم نہیں کریں گے بلکہ ہم اگلے سال پھر لیپ ٹاپس اس سے نچلی کلاس کے سٹوڈنٹس کو بھی دیں گے اور پنجاب کے ایک ایک بچے اور بچی کو computer literate ہونا چاہئے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں ان کو مبارکباد پیش کرنا چاہتی ہوں کہ at least یہ وزیراعلیٰ پنجاب کے through کوئی اچھا کام کر تو رہے ہیں۔لیپ ٹاپ بہت اچھی بات ہے یہ اگلے سال چھوڑ کر جب یہ اپوزیشن میں بیٹھیں گے تب بھی ضرور لیپ ٹاپ دیں۔میری گزارش ہے کہ پہلے یہ جا کر ان سکولوں کا حال تو دیکھیں جہاں پر سائنس لیب کے نام پر خالی خالی کمرے ہیں اور وہ well equipped نہیں ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اس بارے میں ضمنی سوال پوچھیں آپ تو لمبی بات کرنا شروع کر دیتی ہیں اور اصل بات بیچ میں رہ جاتی ہے۔یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! آپ مجھے سوال مکمل کرنے دیں یہ سوال 25۔مئی 2009 کو پوچھا گیا تھا۔

جناب سپیکر: جی، لکھا ہوا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: آج کی تاریخ آپ بھی جانتے ہیں اور میں بھی جانتی ہوں کہ آج 19۔جنوری 2012 ہے اور مجھے یہ جواب سننے کو مل رہا ہے کہ ہم اگلے سال کے بجٹ میں فنڈز رکھ دیں گے اور سائنس لیبارٹریاں بنا دیں گے تو یہ بتائیں کہ ان کا کتنے سال رہنے کا پروگرام ہے یہ بتا دیں کہ مزید کتنے سال ڈکٹیٹر شپ چلانی ہے اور عوام کو لارے دیتے رہیں گے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ ایم پی اے صاحبان کو بھی funds مہیا کئے جاتے ہیں کہ وہ اپنے علاقے کے سکولوں میں سائنس لیبارٹریاں بنوائیں، missing facilities پوری کر دیں یا ان کی upgradation, gradation کرا لیں۔ان کاموں کی priorities اس علاقے کے منتخب نمائندے طے کرتے ہیں۔حکومت پنجاب نے

سائنس لیبارٹریوں کی کمی کو دیکھتے ہوئے اگلے مالی سال کے بجٹ میں اس کے لئے علیحدہ funds مختص کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہمارے ساڑھے چار ہزار ہائی سکولوں میں تھوڑے سے سکول ایسے ہوں گے کہ جن میں proper سائنس لیبارٹریاں نہیں ہیں اس لئے حکومت اگلے مالی سال کے بجٹ میں منتخب نمائندوں کی priorities کے علاوہ سکولوں میں سائنس لیبارٹریاں بنانے کے لئے علیحدہ سے بھی funds مختص کر رہی ہے۔ ہم نے اس کا PC-I پہلے ہی بنا لیا ہے اور انشاء اللہ اگلے بجٹ میں یہ آ جائے گا اور پنجاب کے تمام سکولوں میں سائنس لیبارٹریاں provide کر دی جائیں گی۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں تمام پنجاب کی بات نہیں کر رہی بلکہ میں تو specially ایک ضلع کے بارے میں بات کر رہی ہوں۔ آپ بھی ایک منتخب نمائندے ہیں اور آپ اپنے حلقے میں گلیاں اور نالیاں بنانے کو prefer کریں گے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اس پر کافی بات ہو چکی ہے۔ Let me proceed further now. اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال نمبر 3676، اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کوالیفائیڈ پی ای ٹی ٹیچرز کی ترقی و دیگر تفصیلات

*3676: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی ٹی سی، ایس ایس ٹی، ایس ایس ٹیچرز اور لیکچرار کے لئے ہائی کوالیفکیشن پر پروموشن کے مواقع موجود ہیں مگر پی ای ٹی ٹیچرز جو ہائر کوالیفکیشن بھی رکھتے ہیں ان کے پروموشن کے مواقع موجود نہ ہیں اور نہ ہی ان کے سروس رولز ابھی تک بنائے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پی ای ٹی سروس رولز نہ ہونے کی وجہ سے صوبہ میں ہزاروں ٹیچرز ہائر کوالیفکیشن کے باوجود ترقی سے محروم ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ اسامی کے سروس رولز تشکیل دینے اور اہل پی ای ٹی ٹیچرز کو ترقی دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف)

(1) درست ہے۔

(2) درست نہ ہے۔ان اساتذہ کے لئے بھی اسی طرح بطور ایس ایس ٹی ترقی کے مواقع موجود ہیں بشرطیکہ ان کے پاس مطلوبہ کوالیفکیشن موجود ہو۔مزید برآں انہیں علیٰحدہ طور پر بطور اے ای او فزیکل ایجوکیشن بھی ترقی مل سکتی ہے اور ان کے باقاعدہ سروس رولز موجود ہیں۔

(ب) درست نہ ہے۔سروس رولز موجود ہیں۔کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) رولز کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جس کے مطابق پی ای ٹی کی ان سروس پروموشن کے مواقع موجود ہیں نیز ان کی بطور ایس ایس ٹی بھی ترقی ہو سکتی ہے اگر ان کے پاس مطلوبہ تعلیمی قابلیت موجود ہو۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جواب میں کہا گیا ہے کہ "پی ای ٹی ٹیچرز کے لئے higher qualification پر promotion کے مواقع موجود ہیں" تو سال 2009 سے اب تک کتنے پی ای ٹی ٹیچرز کو ترقی دی گئی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے۔ہم نے پی ای ٹی ٹیچروں کا گریڈ 9 سے بڑھا کر 14 کر دیا ہے۔پہلے ان کی ترقی کا Fourtier formula ہوتا تھا۔جب یہ اپنی qualification improve کرتے ہیں تو اس پر ان کی ترقی ہوتی ہے۔اس کے علاوہ اس میں A.E.O Physical Education کی اسامی کا بھی ذکر کیا گیا ہے وہ ضلع کی سطح پر ہوتی ہے۔جب یہ M.A Physical Education کر لیتے ہیں تو ان کی promotions ہوتی ہیں۔جب ہم نے ان کو گریڈ-9 سے 14 میں promote کیا تو overall سب پی ای ٹی ٹیچروں کی promotion ہو گئی۔ان کی تعداد کے لئے محترمہ fresh question کر لیں تو پھر میں ان کو بتا سکتا ہوں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ سال 2009 سے اب تک کل کتنے ٹیچروں کو فزیکل ایجوکیشن میں ترقیاں دی گئی ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ اس کا fresh question بنتا ہے۔ یہ پوچھ رہی ہیں کہ سال 2009 سے اب تک کتنے پی ای ٹی ٹیچرز promote ہوئے ہیں؟ ہم نے ان کو ایک one go promotion دی تھی۔ اب اس وقت ان کی promotion کے لئے تین درجاتی formula اختیار کیا جاتا ہے۔ یہ ایک ongoing process ہے تو میں اس کے exact figures معلوم کر کے ہی بتا سکتا ہوں اس لئے یہ اس کے لئے fresh question کر لیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں اگلا ضمنی سوال کرتی ہوں اور شاید ان کا پھر سے یہی جواب ہو گا کہ fresh question کر لیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کتنے پی ای ٹی ٹیچروں کو ایس ایس ٹی کے طور پر ترقی دی گئی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی، بالکل پی ای ٹی ٹیچروں کو ایس ایس ٹی کے طور ترقیاتی ملی ہیں اور جز(ج) میں اس کا جواب دیا گیا ہے۔ اگر معزز ممبر اس کی details اور کل تعداد معلوم کرنا چاہتی ہیں تو اس کے لئے ان کو fresh question ہی کرنا پڑے گا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ fresh question نہیں بنتا۔ منسٹر صاحب کو اس کا جواب دینا چاہئے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں وضاحت کرتا ہوں کہ پی ای ٹی ٹیچروں کی upward mobility کا ایک ongoing process ہے۔ میں اس کی کل تعداد معلوم کر کے ہی بتا سکتا ہوں۔ اس وقت میرے پاس اس کی تفصیل نہیں ہے کہ 2009 سے لے کر 2012 تک کتنے ٹیچروں کی promotions ہو چکی ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اگر منسٹر صاحب کے پاس اس کے exact figures نہیں ہیں تو اندازاً بتا دیں کہ اب تک کتنے ٹیچروں کو promotion دی گئی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میرے پاس اس کی کوئی تفصیل نہیں ہے۔ میرے خیال میں اندازاً بتانے سے بہتر ہے کہ میں آپ کو exact figures مہیا کروں۔ اگر بہت ضروری ہے تو میں اس کی تفصیل کل مہیا کر دوں گا۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! اس وقت محکمہ کے افسران گیلری میں موجود ہیں تو یہ ان سے جواب منگوا کر ہمیں بتادیں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ محکمہ کے افسران سے اس کا جواب منگوا لیں اگر وہاں سے ان کو پرچی آ جائے گی تو ہم اس کا بُرا نہیں منائیں گے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! منسٹر صاحب وہاں سے کوئی بوٹی وغیرہ منگوا لیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اگر وہاں سے پرچی آبھی جائے گی تو ہم mind نہیں کریں گے کیونکہ اس طرح ہمیں information مل جائے گی۔ مہربانی کر کے منسٹر صاحب ہمیں یہ information مہیا کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، منسٹر صاحب اس کے لئے fresh question کرنے کا کہہ رہے ہیں۔

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! جز (الف) کے جواب میں جو بات کی گئی ہے وہ جز (ب) کے ساتھ contradictory ہے۔ جز (الف) میں یہ پوچھا گیا تھا کہ "کیا یہ درست ہے کہ پی ٹی سی، ایس ایس ٹی، ایس ایس اور لیکچرار کے لئے higher qualification پر پروموشن کے مواقع موجود ہیں مگر پی ای ٹی ٹیچرز جو higher qualification رکھتے ہیں ان کی پروموشن کے مواقع موجود ہیں اور نہ ہی ان کے سروس رولز ابھی تک بنائے گئے ہیں؟" اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ "یہ بات درست ہے"۔ سوال کیا گیا تھا کہ کیا پی ای ٹی ٹیچروں کے سروس رولز اور پروموشن رولز موجود نہیں ہیں؟ اس کا جواب انہوں نے دیا ہے کہ "یہ بات درست ہے جبکہ جز (ب) میں یہ کہا گیا ہے کہ درست نہ ہے۔ سروس رولز موجود ہیں۔ اس طرح جز (الف) اور جز (ب) کا جواب آپس میں contradictory ہے۔ منسٹر صاحب ذرا اس کی وضاحت فرمادیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! معزز ممبر اپنا سوال repeat کر دیں کیونکہ جواب بڑا واضح ہے۔ یہ کون سے جز کی بات کر رہے ہیں؟

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! سوال یہ پوچھا گیا ہے کہ "کیا یہ درست ہے کہ پی ٹی سی، ایس ایس ٹی، ایس ایس اور لیکچرار کے لئے higher qualification پر پروموشن کے مواقع موجود ہیں مگر پی ای ٹی ٹیچرز جو higher qualification رکھتے ہیں ان کے پروموشن کے مواقع

موجود ہیں اور نہ ہی ان کے سروس رولز ابھی تک بنائے گئے ہیں؟"اس کے جواب میں جز(الف) میں کہا گیا کہ "یہ بات درست ہے کہ پی ای ٹی ٹیچروں کے سروس رولز ہیں اور نہ ہی پروموشن رولز ہیں"جبکہ جز(ب) میں یہ کہا گیا ہے کہ "سروس رولز موجود ہیں اور کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے"یہ تو جز(الف) کی جز(ب) کے ساتھ بالکل واضح contradiction ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ contradictory نہیں ہے۔ میں معزز ممبر سے کہوں گا کہ یہ دوبارہ سے اس کو دیکھیں اور اپنے ضمنی سوال کو explain کر دیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: میں اس کو دہرا دیتا ہوں۔ سوال یہ ہے کہ "کیا یہ درست ہے کہ پی ٹی سی، ایس ایس ٹی اور ایس ایس ٹیچرز کے لئے سروس رولز اور پروموشن رولز موجود ہیں جبکہ پی ای ٹی ٹیچروں کے سروس رولز ہیں اور نہ ہی پروموشن رولز ہیں؟ انہوں نے اس کا جواب دیا ہے کہ "یہ بات درست ہے"جبکہ جز(ب) میں یہ کہا گیا ہے کہ "سروس رولز موجود ہیں اور کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے"تو یہ جز(الف) کی جز(ب) کے ساتھ بالکل واضح contradiction ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جز(الف) میں یہ سوال کیا گیا ہے کہ "کیا یہ درست ہے کہ پی ٹی سی، ایس ایس ٹی، ایس ایس اور لیکچرار کے لئے higher qualification پر پروموشن کے مواقع موجود ہیں؟"اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ درست ہے کہ ان کی higher qualification پر promotion ہوتی ہے۔ پھر اس سوال کا اگلا حصہ یہ ہے کہ "کیا پی ای ٹی ٹیچرز جو higher qualification رکھتے ہیں ان کی پروموشن کے مواقع موجود ہیں اور نہ ہی ان کے سروس رولز ابھی تک بنائے گئے ہیں؟"یہ سوال ہے۔ اس کا جواب ہم نے دیا ہے کہ درست نہ ہے۔ ان اساتذہ کے لئے بھی اسی طرح بطور ایس ایس ٹی ترقی کے مواقع موجود ہیں بشرطیکہ ان کے پاس مطلوبہ qualification موجود ہو۔ مزید برآں انہیں آئندہ بطور اے ای او فزیکل ایجوکیشن بھی ترقی مل سکتی ہے اور ان کے لئے باقاعدہ سروس رولز موجود ہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! وزیر موصوف کو انکوائری کرنی چاہئے کہ اس سوال کا غلط جواب کیوں دیا گیا ہے کیونکہ اس سوال کے جواب کا جز(الف) جز(ب) سے contradictory ہے۔ میں چوتھی دفعہ وضاحت کر رہا ہوں اور وزیر صاحب کو میری بات کی سمجھ نہیں آ رہی تو میں باقی محکموں کے بارے میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ جز(الف) میں کہتے ہیں کہ پروموشن کے رولز موجود نہیں ہیں اور جز(ب) میں کہتے ہیں کہ پروموشن کے رولز موجود ہیں اور ہم پروموشن بھی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ہم نے کب کہا ہے کہ پروموشن کے رولز موجود نہیں ہیں۔ جز(ب) میں سوال یہ کیا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ پی ای ٹی سروس رولز نہ ہونے کی وجہ سے صوبہ میں ہزاروں ٹیچرز higher qualification کے باوجود ترقی سے محروم ہیں۔ اس کا جواب ہے کہ درست نہ ہے۔ سروس رولز موجود ہیں۔ جز(الف) میں بھی یہی کہا گیا ہے کہ ترقی کے مواقع فراہم کئے جاتے ہیں اور جز(ب) میں بھی کہہ رہے ہیں کہ ان کی ترقی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ انڈیا سے Mr. Deepender Singh Hooda, MP یہاں ہمارے پاس اسمبلی میں آئے ہیں اور ہمارے معزز مہمان ہیں ہم اُنہیں یہاں پر welcome کرتے ہیں۔ اگلا سوال شیر علی خان صاحب کا ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! Question No. 3837, on his behalf (معزز خاتون ممبر نے جناب شیر علی خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

گورنمنٹ ہائی سکول ملیار پنڈدادنخان میں کھیلنے کے گراؤنڈ کی فراہمی ودیگر تفصیلات

*3837: جناب شیر علی خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول ملیار پنڈدادنخان ضلع جہلم میں بچوں کے کھیلنے کے لئے سپورٹس کا سامان موجود نہ ہے؟

(ب) کیا حکومت سپورٹس کا سامان دینے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول ملیار میں بچوں کے کھیلنے کا کوئی گراؤنڈ نہ ہے؟

(د) کیا حکومت کھیلنے کے لئے کوئی گراؤنڈ دینے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! یہاں پر لکھا ہوا ہے کہ اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا۔ اگر اس سوال کا جواب آگیا ہے تو وزیر موصوف اس کا جواب پڑھ دیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس سوال کا جواب میرے پاس آگیا ہے میں پڑھ دیتا ہوں۔

(الف) ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول ملیار میں سکول کونسل کی منظوری سے 2011-09-07 کو فروغ تعلیم فنڈ سے 17ہزار روپے کا سامان خرید لیا گیا ہے۔

(ب) جز(الف) کی روشنی میں وضاحت کر دی گئی ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ گراؤنڈ موجود ہے۔ سات کنال سترہ مرلے کی پلے گراؤنڈ 09-08-08 کو خسرہ نمبر 679 کے تحت سکول کو ٹرانسفر کی گئی ہے۔

(د) جز(ج) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ کا ضمنی سوال؟

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! وزیر تعلیم نے کہا ہے کہ 17 ہزار روپے کا سامان خرید لیا گیا ہے۔ یہ 17 ہزار روپے کا سامان کب خریدا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ سامان 11-09-07 کو خریدا گیا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں باقی سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

سرگودھا گورنمنٹ ہائی سکول تحصیل گوندل میں بنیادی سہولیات کی فراہمی

*3877: جناب شیر علی خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول گوندل تحصیل ساہیوال ضلع سرگودھا کتنے کمروں پر مشتمل ہے کتنے قابل استعمال ہیں کتنے ناکارہ ہیں؟

(ب) اس سکول میں کلاسز کی تعداد کتنی ہے کلاس وار بچوں کی تعداد بتائیں نیز سکول میں کتنا فرنیچر برائے طالبات ہے کیا فرنیچر طالبات کی تعداد کے مطابق ہے؟

(ج) سکول میں اساتذہ کی منظور شدہ اسامیاں گریڈ وار کتنی ہیں اور کتنی کب سے خالی ہیں خالی اسامیاں کب تک پر کر دی جائیں گی؟

(د) کیا حکومت مذکورہ سکول کے مسائل حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) سکول کی عمارت نو کمروں، ایک سٹور اور چھ لیٹرینوں پر مشتمل ہے۔ چار کلاس روم قابل استعمال ہیں دو 2 کلاس روم مرمت کے قابل ہیں اور 3 کلاس روم گرانے کے قابل ہیں۔

(ب) سکول میں کلاسز کی تعداد گیارہ ہے طالبات کی تعداد درج ذیل ہے۔

TOTAL	X	IX	VIII	VII	VI	V	IV	III	II	I	Kachi
291	29	31	21	31	32	17	23	13	26	29	39

فرنیچر کی تفصیل تین سینٹر ڈیسک بنچ 42 عدد موجود ہیں جو کہ طالبات کی تعداد کے لحاظ سے کم ہیں۔

(ج) سکول میں اساتذہ کی 13 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے نو اسامیاں پر ہیں چار اسامیاں تقریباً ایک سال سے خالی ہیں، وزیر اعلیٰ پنجاب نے مالی سال 12-2011 میں بھرتی کی منظوری دے دی ہے۔ نئی بھرتی کے ذریعے خالی اسامیاں پر کر دی جائیں گی۔

(د) Priority کی بنیاد پر اور فنڈز کی دستیابی پر تمام سہولیات فراہم کر دی جائیں گی۔

نئے سکول بنانے کی بجائے پہلے سے موجود سکولوں میں ڈبل شفٹ کا اجرأ

*3892: جناب محمد طارق امین ہوتیانہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت ہر سال نئے سکول بنانے پر اربوں روپے خرچ کر رہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اگر حکومت نئے سکول بنانے کی بجائے موجودہ سکولوں میں ڈبل شفٹ شروع کر دے تو اس سے بھی کام چل سکتا ہے؟

(ج) کیا حکومت صوبہ کے بڑے بڑے شہروں میں واقع سکولوں میں ڈبل شفٹ تعلیم کا سلسلہ شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) یہ درست ہے کہ تعلیم کی سہولت سب تک پہنچانے کے لئے حکومت ہر سال وسائل کے مطابق نئے سکولوں کے اجراء کے لئے رقم خرچ کرتی ہے۔

(ب) حکومت نئے سکولوں کا اجراء ان علاقوں میں کرتی ہے جہاں پہلے سے سکول موجود نہ ہیں۔ حکومت نے موجودہ سکولوں میں انرولمنٹ کا رش کم کرنے کے لئے چند سکولوں میں ڈبل شفٹ شروع کرنے کی منظوری دی لیکن یہ تجربہ کامیاب نہ ہوا ہے۔

(ج) حکومت نے شہری سکولوں میں انرولمنٹ کا رش کم کرنے کے لئے چند سکولوں میں ڈبل شفٹ سکول چلانے کی منظوری دی لیکن اس تجربے کو معاشرہ میں پذیرائی نہ ملی ہے۔ تاہم اگر کسی علاقے میں ڈبل شفٹ سکول چلانے کی ضرورت محسوس کی جارہی ہے تو حکومت ایسے علاقے میں ڈبل شفٹ سکول چلانے کی منظوری دینے کے لئے تیار ہے۔

سرگودھا۔ بوائز سکول چک نمبر 84 کی اپ گریڈیشن

*3895: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بوائز سکول چک نمبر 84 کو اپ گریڈ کر کے ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دیا گیا ہے اور اس سکول میں کلاس اوّل سے ہائر سیکنڈری کلاسز میں داخلے ہو چکے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ابھی تک ہائی کلاسز کے لئے عملہ فراہم نہیں کیا گیا جس سے طلباء کو حصول تعلیم میں مشکلات کا سامنا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ عملہ کی عدم دستیابی کی وجہ سے طلباء اور اساتذہ دونوں کی کارکردگی بری طرح متاثر ہو رہی ہے؟

(د) عملہ کی تعیناتی میں تاخیر اور کلاس رومز کی تعمیر میں تاخیر میں کیا مشکلات درپیش ہیں اور کیا حکومت اس مسئلے کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) 1996 میں عوامی نمائندے کی خواہش پر براہ راست ہائر سیکنڈری سکول کا اجرا کیا گیا جبکہ یہاں پر پہلے صرف گرلز پرائمری سکول موجود تھا۔سکول میں کلاسوں کی تعداد بالترتیب درج ذیل ہے:-

6th	7th	8th	9th	10th	11	12	Total
22	20	24	14	17	21	13	132

(ب) مڈل کلاسز کے لئے دو اساتذہ ہائی اور ہائر کلاسز کے لئے نو اساتذہ موجود ہیں۔ان کے ساتھ نو ملازمین بھی تعینات ہیں۔اگر گورنمنٹ کا منظور شدہ قاعدہ مدنظر رکھا جائے تو چالیس بچوں پر ایک استاد مقرر ہوتا ہے جبکہ اس سکول میں مڈل حصہ میں 33 بچوں پر اور ہائی اور ہائر کلاسز کے بچوں کو ملا کر سات بچوں پر ایک استاد مقرر ہے۔سال 09-2008 کے دوران سکول ہذا کا خرچہ 4932184 روپے ہے اس طرح ہر طالبہ پر سالانہ خرچ 37365 اور ماہوار خرچ دوران سکول ہذا کا خرچ 3113روپے ہے۔

(ج) موجودہ بچوں کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے تدریسی عملہ پہلے ہی زیادہ ہے مزید اساتذہ کی تعیناتی کی ضرورت نہ ہے۔

(د) موجودہ بچوں کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے مزید اساتذہ کی تعیناتی کی ضرورت نہ ہے۔فنڈز کی فراہمی کے مطابق ہائی حصہ کی عمارات شروع کی گئیں۔ہائی حصہ کی عمارت جو کہ پانچ کمروں اور دفاتر پر مشتمل ہے مکمل کر دی گئی۔موجودہ بچوں کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے ہائر حصہ کی نامکمل جو کہ ڈی پی سی تک بنی ہوئی ہے مکمل کرنے کی ضرورت نہ ہے۔

گوجرانوالہ میں کیڈٹ کالج کا قیام

*3925: سیدہ ماجدہ زیدی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیاحکومت وقت کی ضرورت کے مطابق گوجرانوالہ میں کیڈٹ کالج قائم کرنے کاارادہ رکھتی ہے،اگر ہاں توکب تک،اگر نہیں تواس کی وجوہات کیا ہیں مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

وزیر سکولزایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

ایک کیڈٹ کالج پہلے ہی پسرور ضلع سیالکوٹ میں چل رہاہے۔اس لئے حکومت کا ضلع گوجرانوالہ میں کیڈٹ کالج کے قیام کا کوئی ارادہ نہ ہے۔

پی پی۔32سرگودھا-سکولوں میں مسنگ فیسلیٹیز کی فراہمی

*4188:چودھری عامر سلطان چیمہ:کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔32 ضلع سرگودھامیں08-2007اور09-2008 کے دوران کن کن سکولوں میںmissing facilitiesمہیا کی گئی ہیں؟

(ب) جن سکولوں میں مہیا نہیں کی گئیں ان کی مکمل تفصیل مع وجوہات ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

وزیر سکولزایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) حلقہ پی پی۔32 ضلع سرگودھا میں08۔2007اور09۔2008کے دوران23مدارس میں missing facilitiesفراہم کی گئیں۔فہرست مدارس وارایوان کی میزپر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حلقہ پی پی۔32 ضلع سرگودھا میں 08۔2007اور09۔2008کے دوران 128مدارس کو missing facilitiesفنڈز کی کمی کی وجہ سے فراہم نہ کی جاسکیں۔Priorityکی بنیاد پر بتدریج باقی مدارس کو بھیmissing facilitiesفراہم کردی جائیں گی۔

پڑتانوالی سکول سیالکوٹ میں کلاسز کے اجراء کا مسئلہ

*4427:چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ):کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پڑتانوالی سکول جو کہ ہندل یونین کونسل سیالکوٹ کوکب اپ گریڈ کیاگیا؟

(ب) اس سکول میں ابھی تک کلاسز کااجراٗو سٹاف کو تعینات کیوں نہیں کیاگیا،اس کی وجوہات سے آگاہ کیاجائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) گورنمنٹ گرلز مڈل سکول پڑتانوالی یونین کونسل ہندل تحصیل و ضلع سیالکوٹ کی بطور ہائی سکول کی منظوری 2007 میں ہوئی تھی نئی عمارت برائے ہائی کلاسز 2008 میں مکمل ہوئی۔

(ب) مذکورہ سکول میں ہائی کلاسز کے لئے سٹاف (تدریسی / غیر تدریسی) محکمہ تعلیم پنجاب نے منظوری دے دی ہے اور ہائی کلاسز 2011-04-01 کو شروع ہو چکی ہیں۔

تحصیل پنڈ داد نخان، ملازمین کو موبلٹی الاؤنس دینے کی تفصیلات

*4735: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل پنڈ داد نخان میں تعینات محکمہ تعلیم کے ملازمین کو موبلٹی الاؤنس ادا نہ کیا جا رہا ہے؟

(ب) کیا حکومت دیگر اضلاع کی طرح اس تحصیل میں تعینات ملازمین کو موبلٹی الاؤنس دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) گورنمنٹ کے نوٹیفکیشن کے مطابق صرف مدرسین کو موبلٹی الاؤنس دیا گیا ہے۔ دیگر ملازمین اس میں شامل نہیں۔

(ب) کسی بھی تحصیل / ضلع میں مدرسین کے علاوہ دیگر ملازمین کو موبلٹی الاؤنس نہ دیا گیا ہے کیونکہ نوٹیفکیشن کی رو سے دیگر ملازمین پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا۔

گورنمنٹ ہائی سکول ملیار پنڈ داد نخان میں بے قاعدگیاں

*4736: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول ملیار پنڈ داد نخان میں سائنس ٹیچر کنٹریکٹ پر کام کر رہا ہے اور باقاعدہ سرکاری خزانہ سے تنخواہ بھی وصول کرتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کے علاوہ مذکورہ سائنس ٹیچر کو طالب علموں سے زبردستی 200 روپے فی طالب علم ماہانہ وصول کر کے ادائیگی بھی کی جاتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سائنس ٹیچر صرف دو گھنٹے اس سکول میں ڈیوٹی دیتا ہے اور اس کے بعد پرائیویٹ سکول اکیڈمی میں پارٹ ٹائم ملازمت کرتا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کے خلاف متعلقہ افسران کو درخواستیں بھی وصول ہوئی ہیں مگر کوئی ایکشن نہ لیا گیا ہے؟

(ہ) حکومت اس سلسلہ میں کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ گورنمنٹ ہائی سکول ملیار پنڈ داد نخان میں سائنس ٹیچر کنٹریکٹ پر تعینات ہے۔ مذکورہ ٹیچر کونسل کی اجازت سے اعزازی طور پر کام کرتا ہے اور اس کو کونسل کی اجازت سے اعزازیہ کے طور پر۔/3500 روپے ماہوار معاوضہ دیا جاتا ہے۔

(ب) مذکورہ بالا معاوضہ کے علاوہ کوئی ادائیگی نہیں کی جاتی۔

(ج) مذکورہ ٹیچر فل ٹائم سکول میں رہتا ہے اور چھٹی کے بعد گھر جاتا ہے۔

(د) مذکورہ ٹیچر کے خلاف کوئی درخواست موصول نہ ہوئی ہے۔

(ہ) مذکورہ ٹیچر قواعد وضوابط کے تحت کام کر رہا ہے۔

تحصیل فورٹ عباس، سکیورٹی کے پیش نظر سکولوں کی چار دیواری کی تعمیر

*4809: محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(ب) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل فورٹ عباس کے چکوک 227/9-آر، 240/ایچ ایل، 279/ایچ آر، 293/ایچ آر، 363/ایچ آر، 213/9آر اور 185/7آر میں تاحال قائم سکولوں کی چار دیواری نہ ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ بالا سکولوں کی چار دیواری سکیورٹی کے پیش نظر فوری کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) ضلع بہاولنگر کے گورنمنٹ بوائز اور گرلز ہائی سکول چک نمبر 227/9-R چک نمبر 185/7-R اور گرلز ایلیمنٹری سکول چک نمبر 213/9-R کی چار دیواری موجود ہے جبکہ بوائز H/S چک نمبر 240/HL چک نمبر 279/HR اور چک نمبر 293/HR، چک نمبر 213/9-R، بوائز پرائمری سکول چک نمبر 363/HR کی چار دیواری نہ ہے۔

(ب) درج بالا سکولز کو آئندہ PESRP پروگرام برائے سال 12۔2011 فنڈز فراہمی کی بناء پر شامل کر دیا جائے گا۔

ضلع بہاولنگر کے سکولوں کو سہولیات فراہم کرنے کی تفصیلات

*4810: محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع بہاولنگر میں سرکاری سکولوں میں سے اکثر کی چار دیواری، باتھ رومز، بجلی پنکھے اور فرنیچر نہ ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے تاحال کتنے سکولوں کو facilitate کیا ہے اور کتنے تاحال محروم ہیں اور سہولیات سے محروم سکولوں کو کب تک مکمل سہولیات فراہم کر دی جائیں گی آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔ ضلع بہاولنگر میں درج ذیل سرکاری سکولوں میں چار دیواری، فرنیچر، باتھ روم اور بجلی نہ ہے۔

	ہائی سکولز بوائز	ہائی سکولز گرلز	پرائمری و مڈل سکولز بوائز	پرائمری و مڈل سکولز گرلز
بغیر چار دیواری	40	09	237	121
بغیر باتھ روم	30	09	425	398
بغیر بجلی پنکھے	0	0	391	415
بغیر فرنیچر	39	27	441	306

(ب) مختلف پروگرامز کے تحت بہت سے سکولوں کو missing facilities فراہم کر دی گئی ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ESR Programme 2009 کے تحت 33 سکولز اور ESR Saving Programme کے تحت 18 سکولز اور 25 ملین پروگرام کے تحت 46 سکولز اور ایم پی اے پیکج پروگرام 11-2010 میں 76 سکولز اور ایم پی اے پیکج پروگرام 12-2011، 52 سکولز کو بنیادی سہولتیں فراہم کر دی گئی ہیں۔ تاہم بقیہ سکولز کو فنڈز کی فراہمی پر بتدریج missing facilities فراہم کر دی جائیں گی۔

پی پی۔125 سیالکوٹ میں سکولوں کی تعداد اور متعلقہ دیگر تفصیلات

*4815: چودھری طاہر محمود ہندلی(ایڈووکیٹ): کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔125 سیالکوٹ میں پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز کتنے ہیں؟

(ب) گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول گڑھی میں کتنی اساتذہ ہیں اگر نہیں ہیں تو سکول کتنے عرصہ سے بند پڑا ہے؟

(ج) گرلز ہائی سکول ہندل میں کتنی اسامیاں ہیں کتنی پر اور کتنی خالی ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) حلقہ پی پی۔125 سیالکوٹ میں پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز کی تعداد درج ذیل ہے۔

	پرائمری	مڈل	ہائی	ہائر سیکنڈری	میزان
زنانہ	102	21	05	01	129
مردانہ	86	07	06	00	99
ٹوٹل	188	28	11	01	228

(ب) گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول گڑھی میں ایک ٹیچر مسمات ثمینہ یوسف کام کر رہی ہے اور سکول میں طالبات کی تعداد 55 ہے نیز سکول بند نہ ہے۔ تفصیل منظور شدہ اسامیاں درج ذیل ہے۔

منظور شدہ	PSTاسامیاں	02
ورکنگ	01	
خالی	01	

(ج) گرلز ہائی سکول ہندل میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 31 ہے جن میں 24 اسامیاں پر ہیں اور سات اسامیاں خالی ہیں۔ اسامی وار فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور۔پی پی 144 کے سکولوں میں کھیلوں کے لئے گراؤنڈز بنانے کی تفصیلات

*4838: جناب وسیم قادر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔144 لاہور کے سکولوں میں کھیل کے میدان نہ ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان سکولوں میں کھیلوں کے لئے گراؤنڈز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) حلقہ پی پی۔144 میں کل 23 سکول ہیں جن میں تین سکولوں میں کھیل کے میدان ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1۔CDGL بوائز ہائی سکول ریلوے روڈ پکے کوارٹرز لاہور۔

2۔ گورنمنٹ ہائی سکول باغبانپورہ لاہور۔

3۔ گورنمنٹ نیو اسلامیہ مڈل سکول نصیر آباد لاہور۔

(ب) پی پی۔144 کے باقی ماندہ سکولوں میں کھیل کے میدان کے لئے جگہ میسر نہ ہے۔ سکول وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سکولوں میں کھیلوں کے ٹورنامنٹس کروانے کی تفصیلات

*4840: جناب وسیم قادر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول باغبانپورہ میں پہلے ہاکی، فٹ بال، اور کرکٹ کی ٹیمیں تھیں لیکن اب ختم کر دی گئی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پہلے گورنمنٹ ہائی سکول باغبانپورہ اور شہر لاہور کے دوسرے تمام سکولوں میں سالانہ کھیلوں کے مقابلے (ٹورنامنٹس) کروائے جاتے تھے جو اب نہیں کروائے جاتے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سکولوں میں ہاکی، کرکٹ، فٹ بال وغیرہ کی ٹیمیں بنانے اور سالانہ کھیلوں کے مقابلے منعقد کروانے اور سکول کے سالانہ فنڈز کھیلوں پر خرچ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) یہ درست نہ ہے گورنمنٹ ہائی سکول باغبانپورہ میں تقریباً تمام کھیلوں کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ حالیہ بارشوں کی وجہ سے کھیلوں کا سلسلہ عارضی طور پر معطل ہوا ہے۔

(ب) یہ بھی درست نہ ہے۔لاہور کے ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں میں ثانوی اور انٹر میڈیٹ بورڈوں کے زیر انتظام باقاعدگی سے سالانہ ٹورنامنٹ کرائے جاتے ہیں جن کی نگرانی ہیڈ ماسٹرز کی ایسوسی ایشن کرتی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب نے صوبہ کے تعلیمی اداروں میں طلباء وطالبات میں کھیلوں کی اہمیت کو اجاگر کرنے اور اس کے فروغ کے لئے سپورٹس فنڈ قائم کیا ہے تاہم ہاکی، کرکٹ، فٹ بال کے کھیل کے لئے مخصوص فنڈز مختص نہ ہیں بلکہ تعلیمی ادارے ان کھیلوں کے انتظامات کے لئے فروغ تعلیم فنڈز کی حاصل شدہ آمدنی سے ہی اخراجات کرتے ہیں۔ ہر سال باقاعدگی سے ان کھیلوں کے ٹورنامنٹ کے انعقاد اور کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے ثانوی و اعلیٰ ثانوی تعلیمی بورڈ سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری سکولوں کو فنڈز فراہم کرتے ہیں ہر بورڈ اپنے وسائل کے مطابق فنڈز فراہم کرتا ہے۔ فنڈز کی مقدار میں یکسانیت نہ ہے۔

2009-10اور2010-11میں پورے صوبہ میں کھیلوں کے مقابلہ جات پر دو کروڑ روپے سے زائد کے فنڈز وزیر اعلیٰ پروگرام برائے سپورٹس پر خرچ کئے گئے۔

پوائنٹ آف آرڈر

صوبہ میں درسی کتب کے حوالے سے پبلشرز کے معاملات کو کمیٹی کے سپرد کرنے کا مطالبہ

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب سپیکر! میں ایک پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتی ہوں لیکن اس سے پہلے میں انڈیا سے آئے ہوئے معزز مہمان کو اپنی پارٹی مسلم لیگ (ق) کی جانب سے welcome کرتی ہوں۔

جناب سپیکر! میرا ایک انتہائی اہم پوائنٹ آف آرڈر ہے جو میں نے پچھلے اجلاس میں بھی پیش کیا تھا کہ درسی کتب کے حوالے سے پبلشرز بڑے پریشان ہیں کیونکہ یہ لوگوں کی روٹی روزی کا مسئلہ ہے۔ میں نے استدعا کی تھی کہ اس issue کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ اس issue کے حوالے سے کافی debate بھی ہو چکی ہے اور اس کا سارا احوال وزیر موصوف کے نوٹس میں ہے۔آپ سے میری humble request ہے کہ درسی کتب کے حوالے سے میں نے جو issue raise کیا تھا اُس کو کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے کیونکہ یہ بہت سے لوگوں کے روزگار کا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ بڑا اہم issue ہے اور پچھلے اجلاس میں آپ نے اس پر قانون سازی کر کے درسی کتب کے حوالے سے پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ میں

curriculum development کے حوالے سے ایک کمیٹی بھی constitute کر دی۔ میں اس میں propose کروں گا کہ چونکہ یہ بڑا اہم issue ہے اگر آپ اس پر ایوان کی کوئی کمیٹی constitute کر دیں تو اس حوالے سے بڑا fast کام ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے اس کا کچھ کرتے ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اس وقت لاہور اور پنجاب کے اندر کھلے گٹروں اور ڈرینز میں روزانہ ماؤں کے لختِ جگر لقمۂ اجل بن رہے ہیں۔ کل پھر وہی واقعہ repeat ہوا ہے اور دو بچے ڈرین میں گر گئے ہیں۔ یہ واسا حکام کی کھلی نااہلی ہے جس کی وجہ سے یہ گٹر اور ڈرینز موت کے کنوئیں بنے ہوئے ہیں جس میں ہر روز بچے گرتے ہیں اور صرف انکوائریوں کے احکامات ہوتے ہیں لیکن انکوائریوں کی findings پر کوئی عملدرآمد نہیں ہو رہا تو اس سلسلے کو کہیں نہ کہیں توڑنا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، ہم اُن سے پتا کریں گے۔ جی، میاں رفیق صاحب!

ملازمین میں بگ سٹی الاؤنس دینے کے حوالے سے پائی جانے والی عدم مساوات و تفریق کو دور کرنے کا مطالبہ

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر آپ کی توجہ چاہتا ہوں اور یہ سوال نمبر 2057 سے متعلقہ ہے۔ یہ سوال بگ سٹی الاؤنس کے بارے میں ہے اس کا جواب تو نہیں آیا لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ بگ سٹی الاؤنس ایک discriminatory الاؤنس ہے۔ میں آپ کی توسط سے یہ وضاحت کرنا چاہوں گا کہ بگ سٹی الاؤنس کی وجہ سے ایک تو بڑے شہروں میں تعیناتی، ٹرانسفر اور پوسٹنگ کا رش پڑتا ہے جو ایک مقابلہ شروع ہوتا ہے وہ کرپشن کا باعث بھی بنتا ہے۔ میں اس بات کا جواب چاہوں گا کہ اس کی وجہ تسمیہ کیا ہے اور یہ الاؤنس کیوں دیا جاتا ہے۔ یہ الاؤنس صرف محکمہ تعلیم میں ہی نہیں بلکہ دیگر محکموں میں بھی بگ سٹی الاؤنس دیا جاتا ہے۔ کیا چھوٹے شہروں، قصبوں اور دیہاتوں میں مہنگائی نہیں ہے؟ یہ disparity and discrimination ہے لہذا اس کو ختم ہونا چاہئے اور ایک جیسا سلوک ہونا چاہئے۔ آئین پاکستان یہ گارنٹی کرتا ہے کہ ہر فرد کے ساتھ ایک جیسا سلوک کیا جائے گا اور ایک جیسی مراعات دی جائیں گی۔ بہت شکریہ

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! معزز ممبر نے Big City allowance کے حوالے سے کہا ہے تو اس کا جواب موصول نہیں ہوا۔ اس کے متعلق جیسے جناب نے

فرمایا ہے اس کے مطابق میں نے سیکرٹری صاحب کو انکوائری کے لئے کہہ دیا ہے۔ ہم انکوائری کرانے کے بعد ساری تفصیل معزز ایوان اور آپ کی خدمت میں پیش کر دیں گے۔

جناب والا! میں بھی پنجاب حکومت کی جانب سے بھارت سے آنے والے معزز مہمان Mr. Deepender Singh Hooda, MP کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

جناب سپیکر: مہربانی۔

جناب محمد حفیظ اختر چودھری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

پنجاب میں یونین کونسل کی سطح پر ہونے والے سپورٹس مقابلوں میں ایم پی ایز کو شامل کرنے کا مطالبہ

جناب محمد حفیظ اختر چودھری: جناب سپیکر! حکومت پنجاب، پنجاب کی ہر یونین کونسل میں سپورٹس مقابلے شروع کرا رہی ہے جو ایک دو روز میں شروع ہو جائیں گے۔ میری گزارش ہے کہ ان مقابلوں پر کروڑوں روپے خرچ ہوں گے۔ اگر یہ کھیلوں کے مقابلے صحیح spirit سے نوجوان کھلاڑیوں کو promote کرنے کے لئے ہو رہے ہیں تو اس میں بلاتمیز اور sportsman spirit کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر حلقے کے ایم پی اے کو شامل کیا جائے تو بہتر نتائج سامنے آئیں گے۔ ہمارے حلقوں میں ہر یونین کونسل میں ہمارے مخالفین کے نام دیئے گئے ہیں اور ان کو کہا گیا ہے کہ یہ ایم پی ایز کے نمائندے ہیں حالانکہ وہ ہمارے نمائندے نہیں ہیں۔ اس طرح سے genuine sportsmen سامنے نہیں آ سکیں گے اس لئے میری گزارش یہ ہے کہ کھیلوں کے ان مقابلوں کو بلاتمیز ہونا چاہئے اور تمام ایم پی ایز کے نمائندوں کو اس میں شامل کیا جانا چاہئے۔ بہت شکریہ۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ محکمہ کھیل سے متعلقہ سوال ہے۔ میرے خیال میں اس وقت یہاں محکمہ کھیل کے پارلیمانی سیکرٹری بھی نہیں ہیں۔ انہوں نے جو کہا ہے تو میں اس کی تفصیل معلوم کر کے ایوان میں بتا دوں گا۔ یہ علیحدہ محکمہ ہے اور میرے متعلقہ نہیں ہے۔

جناب محمد حفیظ اختر چودھری: جناب سپیکر! یہ پروگرام حکومت پنجاب نے شروع کیا ہے، پورے پنجاب میں ہر یونین کونسل میں کھیلوں کے مقابلے ہوں گے اور ہر یونین کونسل میں ایم پی ایز کے نمائندے بنائے گئے ہیں۔ جہاں پر اپوزیشن کے ایم پی ایز ہیں وہاں ان کے نمائندوں کو نہیں لیا گیا۔ میری

گزارش یہ ہے کہ ان مقابلوں کو اچھے طریقے سے کرانے کے لئے تمام ایم پی ایز کو اس میں شامل کیا جانا چاہئے تاکہ ہم کھلاڑیوں اور نوجوان نسل کو آگے promote کر سکیں۔

جناب سپیکر: آپ کا بہت شکریہ۔

خواجہ محمد اسلام: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، خواجہ صاحب!

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! میرے فاضل بھائی نے جو کچھ کہا ہے تو اس میں میری request ہے کہ اس پر ایک کمیٹی بنا دیں اور انکوائری کرا لیں۔

جناب سپیکر: اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! خواجہ اسلام صاحب بھی اس معاملے میں متاثر ہوئے ہیں۔ اگر یہ اتفاق رائے پایا جاتا ہے تو ہمیں اس کمیٹی بنانے پر اعتراض نہیں ہے۔ آپ بسم اللہ کریں تو یہ مقابلے ہر یونین کونسل میں بڑی اچھی spirit سے ہو سکتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر تعلیم میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن اور معزز ممبر جناب علی حیدر نور خان نیازی آپس میں گفتگو کر رہے تھے)

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ بات سنتے نہیں ہیں۔ میں پھر آپ سے کیا سنوں گا، آپ نے ان کی کیا بات سنی ہے؟۔۔۔ مجھے افسوس ہے۔ آپ بڑی مشکل سے آتے ہیں اور پھر نیازی صاحب آپ کے پاس پہنچ جاتے ہیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! معزز ممبر خواجہ محمد اسلام صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ اس پر کمیٹی تشکیل دی جائے جو probe کرے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس میں پاکستان پیپلز پارٹی، پاکستان مسلم لیگ (ق) یا پاکستان مسلم لیگ (ن) کے نمائندے شامل ہوں۔ ہم سب کی یہ collective ذمہ داری ہے کہ نوجوانوں کو healthy competition میں motivate کریں اور ان کی participation کو encourage کریں۔ ہم سب ان کھیلوں کے مقابلوں کو organize کرنے میں مدد دینے کے لئے تیار ہیں البتہ پنجاب کے exchequer سے جو خرچہ ہو رہا ہے اس کو misuse نہ کیا جائے اور غیر نمائندہ لوگوں کے ذریعے اسے خرچ نہ کیا جائے۔ اگر ایسا ہو رہا ہے تو ہم خواجہ صاحب کی تجویز سے اتفاق کرتے ہیں کہ اس پر ایک کمیٹی بنائی جائے جو facts finding کرے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے کیا سنا ہے۔ آپ ان کی بات کا جواب دیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ایک کمیٹی بنادی جائے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! کمیٹی بنانا آپ کی discretion ہے مگر میرا یہ خیال ہے کہ اگر آپ مجھے موقع دیں تو میں پہلے اس کی تفصیل معلوم کر لوں اور کل ایوان میں بتا دوں گا۔ اس کے بعد اگر آپ مناسب سمجھیں تو کمیٹی بنادیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس کی رپورٹ کل آجائے گی اس کے بعد ہم اس معاملہ کو دیکھیں گے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! وزیر موصوف کہہ رہے ہیں کہ سپورٹس کا محکمہ ان کا نہیں اس لئے ان کے علم میں نہ ہے۔ اس ایوان کو inform کرنا کابینہ کی collective ذمہ داری ہوتی ہے لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ ان کو حکم دیں کہ کل سپورٹس منسٹر آجائیں اور اس پر فیصلہ ہو جائے۔

جناب سپیکر: یہ اس پر کل جواب دیں گے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میرے خیال میں سپورٹس کے منسٹر نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر اکلوتے منسٹر صاحب جو پوری کابینہ اور حکومت کو represent کر رہے ہیں ان کو آپ نے بارہا کہا بھی ہے کہ توجہ فرمائیں۔ یہ پہلے کہہ رہے ہیں کہ میرے پاس اس محکمہ کا portfolio نہیں ہے میں اس کا جواب نہیں دے سکتا۔ اس پر جب اِدھر سے تجویز آئی کہ کل آپ اس متعلقہ منسٹر کو بلالیں تو اب کہہ رہے ہیں کہ اس کو بلانے کی ضرورت نہیں ہے یہ کس قسم کی بات کر رہے ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں نے یہ کہا ہے کہ سپورٹس منسٹر نہیں ہے۔ میں سپورٹس ڈیپارٹمنٹ سے تفصیل لے کر یہاں فراہم کر دوں گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ!

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! کچھ دن پہلے گورنر صاحب کی طرف سے Bills واپس آئے تھے۔ آج پھر گورنر صاحب نے ایک پلندا بھیج دیا ہے اور ہر کلاز پر حکومت کی ناکامی اور نالائقی بتائی گئی ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: دیکھتے ہیں کہ کون نالائق ہے اور کون لائق ہے۔ یہ تھوڑے دنوں میں پتا چل جائے گا۔ آپ اس کو آنے دیں۔ جب اس کی باری آئے گی تو آپ اس پر ضرور بات کریں۔ آپ تشریف رکھیں۔ اب توجہ دلاؤ نوٹس کا وقت شروع ہوتا ہے۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کی طرف سے ہے۔ جی، محترمہ!

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

حافظ آباد، جیولرز کی دکان سے 10 کروڑ روپے کے سونا کی ڈکیتی کی تفصیلات

محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایک موقر اخبار نوائے وقت کی خبر مورخہ 12-01-13 کے مطابق حافظ آباد شہر میں ڈاکوؤں نے جیولر کی دکان سے 10 کروڑ روپے کا سونا لوٹ لیا؟

(ب) اس واقعہ پر متعلقہ پولیس نے آج تک کیا کارروائی کی، اس کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! حافظ آباد میں ایک ڈکیتی ہوئی ہے جس میں 10 کروڑ روپے کا سونا لوٹا گیا۔ اس میں ستم کی بات یہ ہے کہ وہ ڈاکو وہاں پر دو دن پہلے آئے، وہ تیرہ پٹھان لڑکے تھے جنہوں نے اسی بازار سے سائیکل خرید ا اور آلات خریدے جس سے سونار کھنے والی الماریوں کو کاٹا گیا۔ آپ جانتے ہیں کہ حافظ آباد ایک چھوٹا سا شہر ہے۔ جس میں بڑا صرف ایک ہی بازار ہے۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ پولیس کی اس سے زیادہ کیا نااہلی ہو سکتی ہے کہ وہاں پر 13 لڑکے آئے جنہوں نے پوری ریکی کی۔ وہ بازار بھرا ہوا تھا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خواجہ صاحب! توجہ دلاؤ نوٹس کے اوپر simple reply آنا ہے، وہ آنے دیں۔ اس کے بعد آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بے شک بات کر لیجئے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور / انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس میں comprehensive answer کی ضرورت ہے لہذا میری آپ سے humble submission ہے کہ اس کو Monday تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! پانچ سال پہلے توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب صرف وزیراعلیٰ پنجاب دیا کرتے تھے۔ بعد میں اس میں amendment کر کے منسٹر کا لفظ شامل کیا گیا تھا مگر پارلیمانی سیکرٹری کا لفظ rules میں نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! منسٹر موجود ہی نہیں ہیں اس لئے توجہ دلاؤ نوٹس لئے ہی نہیں جا سکتے اور ویسے بھی جواب دینے کے حوالے سے متعلقہ منسٹر ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، جب تحاریک استحقاق، تحاریک التوائے کار یا جو بھی business take up کیا جاتا ہے تو اس پر کوئی بھی کہہ سکتا ہے کہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کھڑے ہو کر صرف یہ بتایا ہے کہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں۔ توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب منسٹر نے دینا ہے مگر سندھو صاحب جواب نہیں دے رہے۔ وہ صرف یہ بتا رہے ہیں کہ Monday کو وہ آکر اس کا جواب دے دیں گے۔

چودھری ظہیر الدین خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین صاحب!

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! آپ بڑا graciously اس چیز کو سمیٹ رہے ہیں مگر میری اس میں استدعا ہو گی کہ rules flout کرنے کی بجائے آپ اس کو pending کر دیجئے اور جب کوئی منسٹر تشریف لائے تو وہ اس کا جواب دے دے۔ اگر اس طرح کیا گیا تو ایک غلط روایت پڑ جائے گی۔ پہلے ہی انحطاط اس قدر ہو چکی ہے جس کا کوئی حساب نہیں ہے۔ ایک طرف جو لائسنس مجسٹریٹ issue کرتا تھا اب اسے گورنر اور وزیراعلیٰ صاحب issue کر رہے ہیں اور دوسری طرف توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب وزیراعلیٰ صاحب دیتے تھے اب اس کا جواب پارلیمانی سیکرٹری دینا چاہتے ہیں۔ اس کو آپ allow نہ

کیجئے گا۔ اگر آج کابینہ میں سے کوئی بھی منسٹر موجود نہیں ہے تو پھر آپ اسے pending فرما دیں اور یہ آپ کے اختیار میں ہے کہ آپ توجہ دلاؤ نوٹس پیر اور جمعرات کی بجائے in between بھی لے سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے اور آپ کو پتا ہے کہ میں ہمیشہ کوشش کرتا ہوں کہ ایوان Rules of Procedure کے مطابق چلے۔ میں یہاں Rule 67 پڑھ دیتا ہوں جو Notices to lapse کا ہے۔

> Provided that the questions brought on the List of Business for which the Speaker fixes another day, either himself or on the request of the [1][Chief Minister or the Minister concerned], shall not lapse.

اس حوالے سے میں آپ سے کہنا یہ چاہ رہا ہوں کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب جواب نہیں دے رہے بلکہ وہ صرف یہ کہہ رہے ہیں کہ یہاں پر توجہ دلاؤ نوٹس پڑھا گیا ہے اور اس کا جواب لاء منسٹر صاحب Monday کو دے دیں گے۔ Rule میں لاء منسٹر کا بھی ذکر نہیں ہے اور لفظ صرف منسٹر کا ذکر ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! اس کا جواب پھر لاء منسٹر صاحب دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گوندل صاحب! میری ایک عرض سن لیں اس کے بعد آپ اپنی بات کر لیجئے گا۔ اس کے اوپر کوئی ambiguity نہیں ہے بلکہ جواب پڑھ کر دے سکتے ہیں۔ اگر ایوان کی sense یہ ہے کہ ان توجہ دلاؤ نوٹسز کو ہم Monday کو ہی take up کریں جب متعلقہ منسٹر موجود ہوں تو ٹھیک ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں نہایت ادب سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ صرف مطلع کرنا چاہتے ہیں تو بے شک کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! وہ صرف اطلاع ہی کر رہے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میری ایک چھوٹی سی گزارش ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہاں پر ایک منسٹر بیٹھے ہوئے تھے مگر وہ بھی اُٹھ کر چلے گئے ہیں۔ اس وقت گورنمنٹ کی نمائندگی کرنے کے لئے ایک بھی منسٹر موجود نہیں ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ کیا اسمبلی کے business کے لئے یہ کوئی seriousness ہے؟ سپیکر صاحب نے خود کئی دفعہ یہ

کہا ہے کہ منسٹر صاحبان یہاں آیا کریں گے۔اس Chair کی direction کو حکومت ایک دفعہ نہیں بلکہ بار بار flout کرتی ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ اس سلسلے میں آپ جو بھی کر سکتے ہیں وہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لغاری صاحب! آپ نے بڑا اچھا اور relevant point اٹھایا ہے۔جب Chair کی ایک clear direction and ruling موجود ہے کہ منسٹر صاحبان کو یہاں پر موجود ہونا چاہئے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب ہم اس ایوان کی supremacy کی بات کرتے ہیں تو اس ruling کو follow کیا جانا چاہئے۔ میں یہ کہوں گا کہ اسمبلی میں جتنے بھی منسٹر موجود ہیں انہیں کہا جائے کہ وہ فوری طور پر ایوان کے اندر آ کر بیٹھیں۔آج میں اور سپیکر صاحب بات کریں گے اور کل سے اگر کوئی منسٹر یہاں پر موجود نہ ہوا تو ہم اسمبلی کا اجلاس نہیں چلائیں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہاں جو منسٹر بیٹھے ہوئے تھے وہ بھی اٹھ کر چلے گئے تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں اُس کا ابھی notice لے رہا ہوں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! کیا sense of the House رولز کو violate کر سکتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم اس بات پر اتنی لمبی بحث کیوں کر رہے ہیں؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں rules quote کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ کون سا rule پڑھنا چاہ رہے ہیں؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں rule 65 پڑھنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پڑھیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! Rules of Procedure کا rule 65 یہ ہے کہ:

> **65. Mode of raising the question.–** Upon being asked by the Speaker, the member concerned may raise the question and the [1][Chief Minister or the Minister concerned] may answer the question on the same day or on any other day fixed by the Speaker.

جناب سپیکر!اس کا جواب وزیر اعلیٰ یا متعلقہ وزیر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نولاٹیا صاحب!اس میں کون سی راکٹ سائنس ہے؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میری ایک چھوٹی سی عرض سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ کہا گیا ہے کہ وزیر اعلیٰ یا متعلقہ وزیر جواب دیں گے۔ اس میں note کرنے والی اہم بات یہ ہے کہ substituted for the word "Chief Minister" Notification vide so so and so. جو 11۔جون 1997 کو ہوا تھا۔ 1997 سے پہلے یہ روایت اور rules بھی تھے کہ وزیر اعلیٰ کے علاوہ کوئی فرد ایوان کے اندر توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب نہیں دیا کرتا تھا۔ چودھری پرویز الٰہی صاحب کے دَور میں یہ amendment کی گئی کہ Chief Minister or Minister concerned جواب دیں گے مگر ان سے نیچے آپ کہاں جائیں گے کہ پارلیمانی سیکرٹری جواب دیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کہیں نہیں جائیں گے اور یہیں پر رہیں گے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ پارلیمانی سیکرٹری تک جانے کو تیار ہو گئے ہیں اور توجہ دلاؤ نوٹس جیسی اہم چیزوں کا جواب پارلیمانی سیکرٹری دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نولاٹیا صاحب! آپ اس کو issue نہ بنائیں۔ آپ نے rules کی بات کی تو میں نے متعلقہ Rule House کے سامنے پڑھ کر سنا دیا ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! کیا sense of the House رولز کو violate کر سکتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ میری بات سن لیں۔ اگر آپ نے rules میں amendment کرنی ہے تو اس کا ایک طریق کار ہے۔ sense of the House کا مطلب یہ نہیں کہ جو rule لکھ دیا گیا ہے اس کے خلاف sense of the House آ جائے۔ Sense of the House وہاں پر لاگو ہوتا ہے جہاں پر rules خاموش ہیں۔ اس میں بڑا clear لکھا ہوا ہے کہ جواب منسٹر دے سکتا ہے۔ اب پارلیمانی سیکرٹری صاحب کھڑے ہو کر صرف یہ بتا رہے ہیں کہ توجہ دلاؤ نوٹس کو Monday تک pending کر لیا جائے اس میں کون سی اتنی بڑی بات ہے؟

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گوندل صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! اس کو admit کرنے اور ریکارڈ کا حصہ بنانے کے لئے کسی پارلیمانی سیکرٹری کا کھڑے ہو کر یہ بتانا ضروری نہیں ہے کہ میں پڑھ دیتا ہوں اور اسے pending کرلیں۔ اس میں صرف Chair کی اتھارٹی ضروری ہے کہ:

> Call Attention Notice has been admitted and is being pended till tomorrow or the day after tomorrow.

لہذا پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان سے کہا جائے کہ وہ تشریف رکھیں کیونکہ یہ آپ کا prerogative ہے اور آپ ان کو کھڑا یا بیٹھکیں نکلوائے بغیر admit کر سکتے ہیں اور جب تک متعلقہ وزیر نہیں آتا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو ریکارڈ کا حصہ بنا سکتے ہیں مگر پارلیمانی سیکرٹری کو کھڑا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، میری بات سن لیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! یہ آپ کی inherent powers ہیں لہذا انہیں کھڑا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! کیا میں یہ معاملہ آسان کر دوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ rules کے مطابق معزز وزیر اعلیٰ صاحب یا متعلقہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں تو اگر آپ متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری سے اطلاع کرانا چاہتے ہیں تو اطلاع کروا کر اپنی ruling دے دیجئے گا۔ آج اٹھارہویں ترمیم کے بعد 10 percent of the House یعنی 39 وزراء رکھنے چاہئیں جو لوگوں کی سہولت اور ممبران کے ذہنوں میں جو سوال کلبلا رہے ہیں اُن کا جواب دینے کے لئے ہوں۔ آئینی طور پر 39 وزراء ہونے چاہئیں تھے مگر اُن میں سے آج ایک بھی موجود نہیں ہے۔ آپ یہ حکم فرمادیں کہ یہ سہولت صرف آج کے لئے ہے ورنہ آئندہ کے لئے تمام وزیروں کو یہاں پر موجود ہونا چاہئے پھر آگے proceed کریں گے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! کیا پارلیمانی سیکرٹری کو بہت شوق ہے کہ وہ رپورٹ یہاں پڑھنا چاہتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: گوندل صاحب! تشریف رکھیں۔ میری مؤدبانہ عرض سن لیں کہ اس وقت issue ایسا ہے کہ ہمارے اپنے اندر بھی ایک دوسرے کو accommodate کرنے کا حوصلہ ہونا چاہئے کیونکہ ہم سب اس ایوان کا حصہ ہیں۔ اگر انفارمیشن کی حد تک وہ اٹھ کر یہ صرف بتانا چاہ رہے تھے کہ لاء منسٹر موجود نہیں ہیں اور اس کے جواب کو Monday تک کے لئے pending کر لیا جائے تو اس پر ہم سب کو grace show کرنی چاہئے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: شکریہ۔ جناب سپیکر! rules کے اندر اگر substantial provision موجود ہو کہ فلاں action فلاں فرد کر سکتا ہے۔ اگر اس کے لئے proper فرد موجود نہ ہو تو آپ اسے take up ہی نہیں کر سکتے اور توجہ دلاؤ نوٹس اصولی طور پر take up نہیں کیا جانا چاہئے تھا۔ 65 Rules کو آپ پڑھیں اور دیکھیں کہ اس کی spirit کیا ہے؟ پوری دنیا کی جتنی پارلیمنٹس یا پاکستانی اسمبلیاں ہیں کسی پارلیمنٹ کے اندر وزیر اعلیٰ کے علاوہ کوئی فرد توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب نہیں دیتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! چار سالوں کی روایت رہی ہے کہ قومی اسمبلی کے اندر توجہ دلاؤ نوٹسز کے جواب 99 فیصد وزیر اعظم خود دیتے رہے ہیں۔ پتا نہیں یہ کیا عجیب ماجرہ ہے کہ اگر ایک ترمیم چودھری پرویز الٰہی صاحب کے دور میں کی گئی تھی وہ بھی basic spirit of rules کے خلاف تھی کہ توجہ دلاؤ نوٹسز کا جواب یا تو وزیر اعلیٰ دیں گے یا متعلقہ وزیر دیں گے اب متعلقہ وزیر سے نیچے آپ کہاں جانا چاہتے ہیں؟ آج توجہ دلاؤ نوٹس take up نہیں کئے جائیں گے میری بس یہ استدعا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میری اس پر عرض سن لیں چونکہ میں خود rules کو follow کرنے والا انسان ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ نے اگر 66 rule پڑھا ہوتا تو پھر آپ نے جتنی باتیں کی ہیں آپ کو یہ باتیں کرنے کی ضرورت نہ پڑتی۔ میں نے ایک بڑی چھوٹی سی grace کی بات کی ہے اور grace of the House کی بات کی ہے۔ اگر ایک معزز ممبر نے کھڑے ہو کر صرف یہاں پر Chair کو

accommodate کیااور بتایاہے کہ متعلقہ وزیر موجود نہیں ہیں اور اس کا جواب Monday کو رکھ لیں تو اس میں کیا قیامت آ گئی؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں آپ کی بات تسلیم کرتا ہوں لیکن میرا version یہ ہے کہ جب Chair نے یہ بات کی کہ یہ واقعتاً take up نہیں کر سکتے لیکن ایوان کی sense لے لیتے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میری بات سن لیں کہ جب Chair نے یہ بات کی واقعتاً اس کو ہم take up نہیں کر سکتے لیکن ایوان کی sense لے لیتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایوان سے اگر آپ پوچھ لیں اور ایوان اجازت دے دے تو یہ take up ہو جائے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نہیں۔ میں نے بالکل یہ نہیں کہا کہ ایوان کی sense لے لیتے ہیں اور میں نے بالکل یہ بات نہیں کی۔ You are putting wrong words in my mouth میں نے sense of the House یہ کہا کہ جب rules موجود ہوں وہاں پر sense of the House نہیں چلتی۔

(اس مرحلہ پر وزیر زکوٰۃ و عشر ملک ندیم کامران ایوان میں داخل ہوئے)

جناب محمد محسن خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد محسن خان لغاری: شکریہ۔ جناب سپیکر We have a Minister in House by designation take them of سارا issue ہی ختم ہو جاتا ہے۔ He is now honourable Minister in the House

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل۔ اس کا جواب Monday تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1080 انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں صاحب کا ہے۔

معزز ممبران: جناب سپیکر! منسٹر صاحب تو موجود نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جواب انہوں نے نہیں دینا۔ ڈھلوں صاحب موجود نہیں ہیں اس لئے اسے Monday تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: شکریہ۔ جناب سپیکر! آج کا دن پاکستان کی تاریخ، پاکستان کی عدالتی تاریخ اور پاکستان کی سیاسی تاریخ میں ایک بہت اہم اور بہت ہی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گوندل صاحب! بڑی معذرت کے ساتھ، چودھری ظہیر صاحب بیٹھے ہیں تو جو matter subjudiced ہو وہ اسمبلی کے اندر زیر بحث آ سکتے ہیں نہ ہی ان پر پوائنٹ آف آرڈر ہو سکتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ تشریف رکھیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میں وہ بات نہیں کروں گا جو عدالت میں ہو لیکن محترم وزیراعظم پاکستان کا عدالت کے اندر۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گوندل صاحب! Let the decision of the court come تب تک یہ matter subjudiced ہے اور آپ کی مہربانی۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میں اس پر بات نہیں کروں گا بلکہ اس اہم دن کے اوپر معزز وزیراعظم نے جو grace دکھائی ہے، جو majesty of the law اور۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گوندل صاحب! آپ میرے لئے بڑے محترم ہیں اور court matter میں پیش ہونا، نہ ہونا let the decision come پھر ہم اس پر بات کریں گے۔ ابھی یہ subjudiced ہے اس لئے آپ تشریف رکھیں۔ جس دن عدالت سے فیصلہ ہو جائے گا تو آپ اس دن پوری بات کر لیں۔ subjudiced matter پر آپ بات نہ کریں۔

تحاریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 78 کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد صاحب کی ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے،

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! اسے pending فرمالیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اسے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 8/12 چودھری ندیم خادم صاحب کی طرف سے move ہو چکی ہے اور اس کا جواب آنا ہے۔

ای ڈی او (ہیلتھ) جہلم کا معزز ممبر کے ساتھ نامناسب روّیہ
(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور/انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس کا جواب میرے پاس ہے۔ چودھری ندیم خادم ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے پیش کی گئی تحریک استحقاق حقائق کے قطعاً منافی ہے۔ اصل حقائق درج ذیل ہیں کہ 30-12-2011 کو جمعہ کا دن تھا اور آفس کا کام مکمل کرنے کے بعد میں ایک بجے آفس سے اٹھ گیا تھا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سندھو صاحب! ادھر ہی رُک جائیں۔ آپ ہمارے بڑے محترم ہیں لیکن ایک معزز ممبر نے ایک بات تحریری طور پر دی ہے لیکن اس آفیسر نے یہ کہا ہے کہ میں دفتر سے اٹھ گیا تھا۔ یہ تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

چودھری ندیم خادم: شکریہ۔ جناب سپیکر!

کورم کی نشاندہی

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)
کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

(اذانِ عشاء)

جناب ڈپٹی سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)
کورم پورا نہ ہے لہذا اب اجلاس کل مورخہ 20۔جنوری 2012 بروز جمعۃ المبارک صبح 9 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔